چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۸) معہ ضمیمہ شریف للعہ

مورخہ ۷ رمضان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۶۶

پیشگی قیمت (للعہ) (نمبر ۴۸)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیامِ صادق

"مخدومی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ چند روز کے لئے گئے تھے وہان سے انہین ڈیرہ غازیخان جانا پڑا چونکہ آپکے دل میانی منزل مین تبلیغ کا ایک جوش ہے اور لوگون کا اصرار مزید برآن اس لئے آپ مظفرگڑھ بہاولپور سے ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ جاتے ہین۔ سندھ وہی سرزمین ہے جہان حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون نے توحید کا جھنڈا گاڑا تھا۔ پس ضرور تہا کہ بروز محمدؐ کے متبعین مین سے بھی کوئی صادق وہان جاکر اس سنت نبوی کو پورا کرے۔"

برادر اکمل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز جہاز پر سوار ہوکر۔ جہاز کے لفظ سے آپ یہ نہ سمجھین کہ مین کراچی یا بمبئی کے بندرگاہ پر پہونچگیا ہون بلکہ ڈیرہ غازی خان کے شہر اور ریل کے اسٹیشن کے درمیان دریائے سندھ کی چوڑائی اور گہرائی اور کثرت آمدورفت کے سبب ضروری ہوا کہ یہان ایک دُخانی کشتی چلائی جائے اور اسی کو یہان جہاز کہتے ہین اور یہ وہ ہے بھی ایک چھوٹا ساجہاز۔ غرض اس جہاز کے راستہ مین اپنی والدہ کے ہمراہ بخیریت ڈیرہ غازی خان پہونچگیا ہون یہان کے احباب کی تجویز کے مطابق آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک پبلک لکچر ہوگا۔ راستہ مین لیہ کے اسٹیشن پر برادر سردار امام بخش صاحب قیصرانی چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ عاجز کی ملاقات کیواسطے آئے ہوئے تھے خدا تعالیٰ انہین جزائے خیر دے۔

ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب اور بابو قاسم علی صاحب سے ملاقات ہوئی بابو صاحب ایک نو احمدی ہین۔ مگر محبت واخلاص مین اور تقوے مین انہون نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اللہ تعالےٰ انہین استقامت عطا فرماوے۔ فرماتے تھے کہ میرے سینہ مین سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے واسطے اس قدر انشراح ہے کہ مین تعجب کرتا ہون کہ سب لوگ اسکو کیون مان نہین لیتے۔ پہلے خیال آتا تھا کہ وہ لوگ کیسے سخت دل تھے جنھون نے انبیاء کا انکار کیا تہا مگر اب وہی نظارہ آنکھون کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے زیادہ تر پیسہ اخبار نے گمراہی مین رکھا۔ مین اسے ایک اسلامی اخبار سمجھ کر . . . منگواتا اور اسپر حسن ظن رکھتا تہا۔ اور اسمین سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف مضامین ہوتے تہے ان کا اثر مجھ پر رہا اس واسطے مین نے اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ کی لیکن اب شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ کی ملاقات سے اور ان کے ساتھ گفتگو سے مجھ پر حق کا انکشاف ہوا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی تالیف کردہ تفسیر القرآن سے مجھ بہت ہی فائدہ ہوا اور میرے شکوک رفع ہوگئے۔ غرض بابو صاحب موصوف اس قسم کی گفتگو کرتے رہے جس سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔

بھیرہ مین عاجز نے جمعہ پڑھایا اور خطبہ مین وعظ کیا یہ جمعہ مسجد احمدیہ مین پڑھا گیا۔ جو ابھی طیار ہوئی ہے۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو اس مین پڑھا گیا۔ احباب کی خواہش تہی کہ قادیان سے کوئی آدمی بلایا جاوے جو پہلا جمعہ پڑھائے انکی یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان مین بنائی گئی ہے۔ یہ آپ کا جدی مکان ہے۔ جو آپنے اس مسجد کے واسطے وقف کرکے اپنے لئے اور اپنے آبا واجداد کیواسطے ایک بڑے ثواب کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ بھیرہ کی احمدی جماعت بالخصوص ہمارے دوست جن کے سرگروہ میاں احمد دین ہین۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ بہت بڑی جزائے خیر دے کہ انہون نے اس مسجد کی تعمیر مین مالی اور بدنی جہاد بڑی فراخ حوصلگی سے کیا ہے مسجد بہت کشادہ نمائش نما اور ہوادار اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔ جو وسط شہر مین سلسلہ حقہ احمدیہ کی مضبوطی بنیاد کا آوازہ دیتی رہیگی مخالفین نے احمدیون کو اپنی مسجد سے کیا نکالا بلکہ ان کا جھنڈا ہمیشہ کیواسطے انشاء اللہ گاڑ دیا۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی اصل بنیاد وہان قائم ہوتی ہے۔ جہان مسجد بن جائے اور خدا کی عبادت کا گھر مخصوص کیا جائے تعجب ہے کہ لاہور کی مخلصین مدبرین بزرگ تاحال اس سعادت عظمیٰ کو حاصل نہین کرسکے۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ از ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خان

یہ شہر آجکل ایک بڑی عبرت کا نمونہ ہو رہا ہے جیسا کہ اخبارون سے معلوم ہوتا ہے تمام ہندوستان مین عموماً پنجاب بالخصوص بارش ہوچکی ہے قادیان تو ایک جزیرہ بن رہا ہے۔ راستہ مین بھی مین دیکھتا آیا کہ ریل کی

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

پانی جمع ہے بعض جگہ ایسے گاؤں دیکھنے میں
ہے گھروں تک پہونچ رہے تھے اور سوائے اس کے
اس طرف یعنی ڈیرہ غازی خان میں کوئی بارش
نہیں ہوئی اور پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ پنجاب کے اوپر کے حصہ میں
جو بارش ہوتی ہے اس کا پانی لیکر دریائے سندھ اس زور و شور کو
اس شہر پر آکر حملہ آور ہوا ہے کہ دو محلے بالکل دریا برد ہو گئے ہیں
سینکڑوں شاندار محل۔ باغات۔ مندر۔ خانقاہیں ایک دو روز میں
ایسے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ گویا کبھی تھے ہی نہیں عذاب الٰہی
خواہ کیسے ہی رنگ میں ہوں۔ اس کا نظارہ نہایت ہی خوفناک ہوتا ہے
لیکن پانی کے ذریعہ سے جو تباہی آتی ہے۔ وہ ایسی سخت ہوتی ہے
کہ جڑوں سے اکھاڑ دیتی ہے۔ آگ اور زلازل کی تباہی اپنا عبرت
نظارہ ملبہ یا کھنڈرات کی شکل میں پیچھے چھوڑ جاتی ہے مگر سیلاب کا
کا پانی اور پھر بالخصوص دریا کا زور اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تباہ شدہ
علاقہ میں اس کے پرانے وجود کا کوئی نشان باقی رہنے دے۔ بلکہ پانی
کی رو ایسی تیزی سے آتی ہے۔ کہ تمام سامان اینٹ لکڑی او مٹی
کو بھی بہا کر ساتھ لے جاتی ہے اور صدہا کوس کے فاصلہ پر لے جا کر سمندر
کی اتھاہ گہرائی میں جا پھینکتی ہے۔ اللہ اکبر حضرت نوح کی قوم کیسی
ہی سخت تھی کہ ان کے واسطے طوفان کا عذاب لیکر ملائکہ الٰہی نازل ہوئے
اور ان کا اور ان کی بستیوں کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا۔ وہ قوم
تو بیشک سخت بدکار ہوگی۔ مگر میں اس زمانہ کے بد انسانوں کا کیا نام
رکھوں۔ جنہوں نے تمام گزشتہ قوم کے عذابوں کو اپنے پر جمع
کر لیا ہے۔ طاعون۔ قحط۔ زلزلہ۔ طوفان۔ قسما قسم کی بیماریاں
موت۔ کشت و خون۔ کوئی عذاب نہیں جو انہوں نے اپنے ہاتھوں
اپنے پر وارد نہیں کر لیا۔ یہ سب کچھ خدا کے مسیح کی مخالفت کا نتیجہ ہے
بارش کا فائدہ کسی اور علاقے نے اٹھایا۔ اور وہی پانی جمع ہو کر اس
شہر کی تباہی کا موجب ہو گیا۔ جب میں نے پہلے پہل اس شہر کی تباہی
کا نظارہ دیکھا۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسے سخت عذاب کا کیا
باعث ہو سکتا ہے۔ مگر جلد یہاں کے ایک باشندے نے اپنی قساوت قلبی

ڈیرہ اور اس کا میوہ

کا اظہار کر کے میرے سامنے اس عذاب کا اصلی سبب جتلا دیا ہے
اتفاق سے اپنے ایک عزیز کے ساتھ بازار میں گیا۔ ایک شخص کی
کی دوکان پر گذر ہوا۔ جو کہ ایک قوم کا سرگروہ ہے۔ اور اس کا نام ہے "میوہ"
اس کو جب معلوم ہوا کہ میں احمدی ہوں۔ تو بے اختیار ایک جوش مخالفت
اس کے اندر موجزن ہوا کہنے لگا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بھی مرزائی ہو گیا
ہے۔ ہم نے اس کو اپنے سے خارج کر دیا ہے۔ مشکل ہو رہا ہے۔ جو شخص اور کافر
کے ساتھ ہمارا کیا تعلق۔ میں نے نرمی سے کہا۔ کہ جب تک خدا کسی کو خارج نہ کرے
آپ کے خارج کرنے سے کیا بنتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے
مکہ سے خارج کر دیا تھا۔ ان کا کیا نقصان ہوا۔ جس قدر بزرگ و نیک اللہ ہوئے۔
سب کے ساتھ اس وقت کے مولوی لوگوں نے یہی سلوک کیا۔ مگر کوئی خدا کے پیارے
کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
حضرت مجدد الف ثانی سب کے ساتھ تمام عصر کے علماء نے بدسلوکی کی ہے اس پر میوہ حضرت شیخ جیلانی
کے نام پر اپنی ہی انگلیوں کو بوسہ دیکر اپنی آنکھوں پر بار بار رکھتا ہوا کہنے لگا کہ اگر
ان کے ساتھ ایسا سلوک ہوا تھا۔ تو دکھاؤ کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے۔ مجھے
بے اختیار ہنسی آئی۔ کہ یہ تو اس شخص کی واقفیت کا حال ہے۔ کہ حضرت شیخ عبد القادر
کے حالات تاریخی کی سند قرآن شریف سے مانگتا ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی
مخالفت پر ایسا جوش دکھاتا ہے کہ گویا خدا کے پاس سے پوچھ آیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ
سچا نہیں۔ سبحان اللہ۔ اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت بھی آنا تھا کہ جو لوگ جاہل
مطلق ہوں۔ وہ اہم دینی مسائل کے متعلق قطعی فیصلہ دیکر مسلمانوں کو دین اسلام
سے خارج کرنے کے محکمہ کے ہیڈ آفیسر بنیں۔ اس شخص کی باتوں سے مجھے اس امر کا یقین ہو گیا
کہ یہاں کے لوگوں کے دل جب ایسے سخت ہو گئے۔ کہ انہوں نے مومنوں کو ان کے
گھروں سے خارج کرنے پر ہمت باندھی۔ تب ہی غیرت خداوندی ان کے متعلق جوش زن
ہوئی۔ اور ان کو نہ صرف ان کے گھروں سے ہی خارج کیا گیا۔ بلکہ ان کے گھروں کو ویران
اور تباہ کر دیا گیا۔ اعوذ باللہ من غضبہ۔ میرے عزیز نے اس کو سمجھایا کہ حضرت
شیخ قرآن شریف کے زمانہ سے بہت پیچھے ہوئے ہیں ان کا ذکر اس میں کہاں۔ اس کو
سن کر پھر کہنے لگا۔ کہ اچھا قرآن میں نہیں۔ تو حدیث میں ہی دکھاؤ۔ پھر سُنئے میوہ
کا ایک عمدہ ہیرا اسی جگہ بولا کہ ان کی کیا بات ہے۔ یہ تو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت
ہو گئے۔ گویا ان لوگوں کے نزدیک تمام دار و مدار اسلام کا اور اسلامی شریعت کا اس بات
پر آکر رہ گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ مانا جاوے۔ جو اس کو نہیں مانتا اس کی کوئی
بات ہی نہیں۔ اس میں کوئی خیر ہی نہیں۔ اللہ اکبر۔ میں نے کہا ہم کیا کہتے ہیں۔ وہ تو
قرآن شریف کہتا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک۔ متوفی کون ہوتا ہے۔ ہمارے گھر کے
محرم سے پوچھ لو۔ پٹواری سے پوچھ لو۔ نامعقول لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی بات کو مانتے
تو نہیں۔ ایک سوال سنا ہوا اس کا سنا یا نہ سنا۔ کوئی اور بات کر دی۔ پھر کچھ اور بات کر دی
جب میں نے یہ آیت قرآنی پیش کر دی۔ تو پھر ایک اور بول اٹھا کہ قرآن کو کیا پیش کرتے ہو
اس سے تو خارجی شیعہ سنی سب دلیل پکڑتے ہیں۔ میں تو اس بات کو کب مانتا ہوں۔
ایسا کلمہ قرآن شریف کے متعلق سخت بے دلی ہے لیکن اس بے وقوف کو سمجھانے
کے واسطے میں نے کہا۔ کہ اگر قرآن شریف سے دلیل لینا تم پسند نہیں کر سکتے تو پھر تم
ہی بتلاؤ کہ فیصلہ کس طرح ہو۔ تب میوہ بول اٹھا کہ جس طرف بہت آدمی ہوں وہی
درست ہے۔ پھر مجھے بے اختیار ہنسی آئی اور اس جاہل کی نامعقولیت پر تعجب آیا
میں نے کہا پھر مردم شماری میں عیسائی زیادہ گنے جاتے ہیں۔ تو کیا ان کا دین سچا
ہے۔ یہ سن کر وہ بولا کہ عیسائی یورپ میں زیادہ ہیں ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں
ملک سے اس کی مراد علاقہ ڈیرہ غازی خان تھی میں نے کہا پھر جن علاقوں میں ہندو زیادہ ہیں
کیا وہاں کے مسلمان حق پر نہیں۔ غرض یہ نمونہ ہے یہاں کے مسلمانوں کا۔ خدا تعالیٰ تو
فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور شکر گذار بندے تھوڑے ہوتے ہیں اور

ان کا عقبہ
ڈوا ڈو

نہ سنا ہوگا۔ یہ خاص اس ضلع کا اختراع ہے خدا تعالیٰ کی ہزار ہا ہزار رحمتیں ہوں ہمارے
پیارے احمد پر۔ صلی اللہ علیہ و بارک وسلم جس کی طفیل ہم ان نابلدانوں کے پیچھے نماز
پڑھنے سے چھوٹ گئے لیکن اگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز بھی ہوتی۔ تب بھی اس کرخت آواز
کا سننا بہت ہی ناگوار تھا جو کہ ڈیرے کے حنفی ملاں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے نکالتے ہیں اور
آخری آیت کے وقت اس طرح آواز کو بلند کرتے ہیں کہ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین۔ ذوب و رذوال قرآن شریف کے اندر اسی جگہ گھسنے لگتے ہیں
ض کے صحیح مخرج کا جھگڑا تو مدت سے چلا آتا ہے چونکہ یہ حرف ایسا ہے کہ عام طور پر
لوگ بغیر خاص تعلیم کے اس کا صحیح تلفظ نہیں کر سکتے۔ اس واسطے بعض نے اسے حرف ذال
سے ملا دیا اور بعض نے حرف دال سے ملا دیا۔ حالانکہ اصل میں یہ نہ دال ہے اور نہ ذال ہے
بلکہ ہر دو کے درمیان یہاں کے حنفیوں نے تو حد ہی کر دی ہے۔ کہ اسے ذواذو
بنا دیا ہے۔

ڈیرے کا مولوی

ڈیرے میں ایک مولوی صاحب اس سلسلہ کی سخت مخالفت میں ان کے حالات عجیب
سننے میں آئے جہاں وہ جاتے ہیں اور جس مقام پر قیام پذیر ہوتے ہیں وہ مکان یا گر جاتا ہے
یا اہل مکان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ کئی ایک مکان وہ تبدیل کر چکے ہیں ہر جگہ یہی حال ہوتا
ہے۔ ایک دفعہ مخالفین کو جمع کر کے اس مسجد میں آئے اور جہاں احمدی جماعت کے چند کس
نماز پڑھتے ہیں اور یہاں جمعہ پڑھایا تا کہ احمدیوں کو جمعہ پڑھنے کا موقعہ نہ ملے چونکہ احمدی
جماعت امن پسند ہے اور انہیں امام کا حکم ہے کہ فساد کی جگہ نہ جائیں اس واسطے انہوں نے وہ
جمعہ کسی اور جگہ پڑھ لیا۔ بقدرت خداوندی اسی شب کو اس مسجد کی ایک دیوار گر گئی۔ ان
مولوی صاحب کے علم کا یہ حال ہے۔ کہ ایک بڑے مجمع میں مولوی عزیز بخش سے کسی گفتگو کے
اثنا میں کہنے لگے کہ مقاماً محموداً کے الفاظ قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں ہے۔ جب مولوی عزیز بخش صاحب
نے اپنا قرآن شریف منگوایا تو فرمایا کہ یہ قابل اعتبار نہیں آخر انہی کے کسی ساتھی کے گھر سے قرآن
شریف منگوا کر یہ الفاظ دکھلائے گئے۔ تب سخت شرمندہ ہوئے مگر کوئی ندامت اور عبرت حاصل کی

انجمن احمدیہ

اس جگہ ایک انجمن احمدیہ بھی قائم ہے جس کے سکرٹری مولوی عزیز بخش صاحب ہیں میں نے
اس انجمن کے رجسٹر ملاحظہ کئے ہیں ان کو باقاعدہ پایا اور ایک آڈیٹ پایا ہے۔ لیکن ناظر
اور محاسب کی پڑتال کئی مہینوں سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اپریل کے بعد کوئی جلسہ بھی نہیں ہوا۔
حساب کے رجسٹر درست ہیں جو رقوم قادیان روانہ کی گئی ہیں ان سب کی رسیدیں موجود ہیں جن
میں سے بعض کا میں نے مقابلہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ عموماً سارا کام مولوی عزیز بخش صاحب
ہی کرتے ہیں۔ دوسرے ممبران کو بھی چاہیئے۔ کہ سرگرمی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کریں اس جگہ کے ممبر
اخویم چوہدری نظر محمد صاحب منشی محمد اکبر صاحب۔ مولوی محمد عثمان اور بعض دیگر دوست آجکل یہاں نہیں
ہیں۔ اس واسطے ان کی ملاقات کا فخر مجھے حاصل نہیں ہو سکا۔ انجمن ہذا سے بستی مندرانی
کوٹ قیصرانی جام پور۔ روجھان۔ مظفر گڑھ۔ بہاولپور وغیرہ بھی یہاں کی مقامی ضروریات
میں چندہ کا حصہ لیتی ہیں۔ روجھان بھی اسی ضلع میں ہے۔ جہاں کہ ہمارے محترم دوست ڈاکٹر
میر سید محمد اسمعیل صاحب آجکل رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اس جگہ کے بعض
دیگر احباب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ منشی ولی محمد صاحب جو کہ سہ ماہی درس قرآن شریف میں شامل ہوئے
تھے۔ میاں نبی بخش صاحب پینشنر۔ منشی فیض محمد صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار جو بسرور باقاعدہ
[illegible] اس انجمن نے ایک بہت عمدہ لائبریری
[illegible] عمدہ ذخیرہ موجود ہے

خاتم النبیینؐ

ایک شخص کو خط کے جواب مین حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے تحریر فرمایا

مکرم معظم ...... صاحب السلام

مکرمت نامہ باعث سود و سرور ہوا۔ جزاک اللہ۔ اگر اس طرح ٹھنڈے دل سے کوئی بات کرے تو مجھ کو خوشی ہوتی ہے۔ مگر یہ افسوس ہے کہ کفر فروش آرام سے بات نہین کرتے آپ نے احمدیون سے پوچھا ہے کہ نمازین کتنی پڑھتے ہین؟ کیا پانچ نہین پڑھتے کیا زکوٰۃ نہین دیتے اور وہ بھی چالیسوان حصہ مال کا۔ اور کیا روزے نہین رکھتے اور وہ بھی رمضان کے تیس یا اونتیس حسب رویت چاند کے اور کیا حج نہین کرتے اور وہ بھی بیت اللہ کا۔ کیا قرآن مجید جسکی ابتداء مین الحمد اور انتہاء مین سورۃ الناس ہے اس کو کامل کتاب یقین نہین کرتے یہ مقام غور ہے کیا مرزاجی نے ان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کلمہ کا معتقد بنایا ہے کیا ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ۔ والکتب والرسل والقدر کے یہ لوگ قائل نہین اور قیامت کے معتقد نہین لا الہ الا اللہ آمنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت۔

مکرم من! کیا آپنے قرآن شریف کا منکر یا کسی آیۃ کریمہ کا منکر کسی احمدی کو پایا ہے۔ سچ بتانا۔ پس میاں ہم نہین رکھتے۔ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین۔ خاتم الرسل یقین کرتے ہین کسی احمدی کو تامل نہین ہمارے لاکھون مرید اس بات پر مستحکم ہین والحمد للہ رب العالمین۔

ہم لوگ لڑائی سے سخت متنفر ہین۔ آپ بھیرہ مین دیکھین مسجد مین فساد ہونے لگا تو ہم نے اپنے جدی مکان کو مسجد بنا دیا اور لڑائی سے روک دیا۔ .... ان دنون مین بھی مجھے لوگ اللہ رسول کا مخالف سمجھتے تھے مگر بحمد اللہ تھے غلطی پر میان غلام محی الدین صاحب کیورا ورمتولی صاحب خصوصیت سے نمبردار تھے۔ دونون گھرون مین وہ نظارہ نظر آتا ہے جو ہم سے بہر حال آگے ہے یہ ہین سچائی کے نشان والحمد للہ رب العالمین۔ جس کریمہ پر آپنے توجہ دلائی ہے۔ اس پر میرا۔ مرزا کا اور مرزا کی جماعت کا کامل ایمان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ وما توفیقی الا باللہ۔

بلکہ مین۔ خاکسار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال و جان وغیرہ کو فدا کرنے والا ہون۔ مین تو محمد رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء خاتم الرسل کے علاوہ خاتم کمالات انسانی بھی یقین کرتا ہون

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہذا علیہ اعتقادی وعلیہ ارید وارجو ان اموت رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

مکرم حکیم صاحب! بتایئے قرآن شریف کے ہم مخالف ہین۔ یا موافق ہین۔ ہان اب ایک اور بات سنیئے آپ حافظ ہین قرآن کریم مین خاتم تا کی زبر سے ہے یا تا کی زیر سے اور دونون مین کچھ فرق نظر آتا ہے یا نہین۔ قابل غور ہے اور ضرور للہ غور کا مقام ہے۔ مین نے تو خاتم الرسل ہی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم یقین کیا ہے مگر (ختم رسالت) ایسی آیۃ کریمہ مشکل سے آپکو ملیگی۔ بلکہ غالباً نہ ملے۔ تو تعجب نہین۔ نیز عرض ہے النبیین سے آپ بہرحال کل انبیاء ہی مراد لین گے اور اگر آپ کل نہ لین تو بعض کے لینے سے آپ کا مطلب خراب ہوگا۔ لاکن اگر کل نبی مراد لئے تو آپ کو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیون کہ یقتلون النبیین مین بھی وہی النبیین کا لفظ ہے تو اسی سے ثابت ہوگا کہ یہود نے کل انبیاء کے قتل کا ٹھیکہ ہی نہین لیا بلکہ کل نبیون کو وہ قتل ہی قتل کر دیتے ہین۔ ذرہ دونون پر آپ غور ضرور فرمائین۔ پھر مجھے للہ اطلاع دین۔ مین تو دونون پر ایمان رکھتا ہون پھر آپنے ارقام فرمایا ہے کہ تیرہ سو برس مین کسی شخص نے کبھی کسی کو رسول یا نبی نہین کہا اس پر عرض ہے! مثنوی مولانا روم تو ہمیشہ آپنے وعظون مین سنی ہوگی۔ اس کے اس وقت دو تین شعر پڑھتا ہون بلکہ لکھتا ہون جو آپکے دعوے نے یاد دلائے ہین۔ ؎

چون بداو تن دست خود در دست پیر

بہر حکمت کو علیم است و خبیر

کو نبی وقت خویش است اے مرید

تا ازو نور نبی آید پدید

دست تو از اہل آن بیعت شود

کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

پھر ایک جگہ فرماتے ہین۔ ؎

اے مرا تو مصطفےٰ من چون عمرؓ

از برائے خدمتت بندم کمر

پھر کہتے ہین۔ ؎

ہر دمے او را یکے معراج خاص

بر سر تاجش نہد صد تاج خاص

پھر فرماتے ہین اور ان کی وحی کا دعویٰ فرماتے ہین ؎

آنکہ از حق یابد او وحی وجواب

ہرچہ فرماید بود عین صواب

نہ نجوم است و نہ رمل ست و نہ خواب

وحی حق واللہ اعلم بالصواب

از پئے روپوش عامہ در بیان

وحی دل گویند آن را صوفیان

یہان سب کچھ کہہ لیا ہے اور مولوی لوگون کے قد کا ذکر بھی فرما دیا۔ اگر آپ سن سکین۔ تو مین ۱۴ مسلم الثبوت اولیاء کے کلام سے یہ لفظ صاف صاف آپکو دکھا سکتا ہون یہ آپنے کس طرح ارشاد فرمایا کہ تیرہ سو برس سے کسی نے ایسا لفظ نہین بولا۔

مکرم من! مین اس آیۃ کریمہ کا و خاتم النبیین کے معنے لکھنے کو تیار ہون۔ مگر آپکا حوصلہ دیکھ لون کہ میرا یہ عریضہ کیا اثر کرتا ہے کیونکہ بات بہت سیدھی اور صاف ہے۔ مین اب قبل اس کے کہ اس عریضہ کو ختم کرون اور آپ کو یقین دلاؤن کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنی عرض کرونگا۔ مگر اس خط کے جواب کا انتظار کرون گا۔ اتنا عرض کر دینا شاید نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام۔ کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ آدم سے پہلے نبی تھے اور نبی تھے تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے اور یہی حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

نیز احادیث صحیحہ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوانہ پاگل جن کو جنگلون بیابانون جزائر مین نبیون کی خبرین نہین پہنچین اور بہرہ جو دنیا کی شی مین سوء عذر کرین گے۔ تو بھی ہم نے تو ہم کو سنا نہین تھا۔ اس مین لڑکے بھی عذر کرین گے کہ تیرا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ ایک دلچسپ بیان ہے جو انشاء اللہ و خاتم النبیین کے پاک اور سچی اور حق کلام کے مطابق ہے۔ والسلام۔ نور الدین۔

ہمارے ایک بزرگ سید دوست نے فرمایا کہ یہ مرید کا کلام ہے پیر کا نہین۔ مین نے عرض کیا صاحب مثنوی کا قول ایک طرف احمدی لوگون کے کلام کو ایک طرف رکھ کر دیکھ لو۔ احمدی مولوی روم کی برابر تو ان کو مان لو۔ مگر ایک شعر خواجہ معین الدین چشتی کا ان کو سنا دیا۔ آپ کو بھی سنا دیتا ہون۔ حضرت خواجہؒ فرماتے ہین۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے مے دمد

من نمے گویم مگر من عیسئے ثانی شدم

والسلام۔ نور الدین ۱۳ جون

در ثمین حصہ دوم چھپ کر طیار ہوگئی ہے۔ قیمت ۲ ہے بہت تھوڑی تعداد مین چھپوائی گئی ہے۔ احباب جلد منگوا لین ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا ممکن ہے کہ ۱۵-۲۰ دن مین سب ختم ہو جائے۔

دل آزاری

آدم سے لے کر اید م تک جب مین انسانی اخلاق و عادات کا مطالعہ کرتا ہون۔ تو مین دیکھتا ہون۔ بعض لوگون مین سبعی قوت حد سے زیادہ بڑہی ہوئی ہوتی ہے وہ درندگی اور کسی کو دکھ دینے سے باز نہین رہ سکتے۔ صبح اٹھ کر جب تک وہ کسی کو ستا نہ لین انہین آرام نہین آتا۔ دو چار دل جب تک دُکھا نہ لین۔ انہین نیند نہین آتی۔ ایک بادشاہ کے حالات مین مین نے پڑہا ہے کہ وہ بہت سے بے گناہون کو دربار مین کھڑا کر کے جلاد کو حکم دے دیتا۔ بزن۔ ان کے سر اُڑا دو۔ یہ تماشا اس کے روح کی غذا تھا۔ اسی طرح مختلف انسانی اعضا کٹوا کر دہ کُشتگان تیغ جفا کا تڑپنا اور خاک مین لوٹنا دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا۔

جنہین یہ قوت ذرا کم سہے وہ اس سے ذرا کم ظلم و جفا کر اپنے دل کو خوش کر لیتے مین۔ اگر مذہبی یا اخلاقی ہدایات نے کچھ تازیانہ لگا یا تو جھٹ ایک بہانہ بنا لیا۔ یہ خوفناک سپرٹ کبھی تو دوستی کے لباس مین ظاہر ہوتی ہے کبھی دشمنی کے رنگ مین۔ بیٹھے بیٹھے دوست کے پہلو مین سوئی چبھو دی وہ تو درد سے چیخ اٹھا اور یہ ہنس رہے ہین جلتے ہوئے لیپ پر پانی ڈال دیا۔ چمنی ٹوٹ گئی۔ کسی کی آنکھ مین شیشہ کا ریزہ پڑ گیا یہ خوش ہو گئے۔ دوست کو پارسل بھیجا اس مین دو چار تتیان رکھ دین مصروف ہی اُنہون نے ڈنک چلایا چہرہ پر آماس آگیا ان کی باچھین کھل گئین۔ کسی کو گہرے پانی مین دھکا دے دیا دو چار غوطے آئے بخار ہو گیا۔ نمونیہ کا حملہ ہوا۔ یہ جی ہی جی مین خوش ہو رہے ہین۔ ایک ننھا بچہ دیکھا۔ جی چاہا اسے تھوڑا سا ستا لین۔ اب بائین ریش و فش آپ مین کر اسے ہوّا بن کر ڈرا رہے ہین۔ ختنہ کے لئے یا پیٹ چاک کرنے کے لئے استرا دکھا رہے ہین وہ رو رہا ہے۔ چیخ رہا ہے چلّا رہا ہے آپ ہین کہ اسے دیکھ دیکھ کر کھکھلائے جا رہے ہین پوچھو کہ اس سے حاصل۔ تو بڑی متانت سے فرمائینگے محض دل لگی سالے نادان تو نے اپنا دل خوش کر لیا۔ اپنی خونی مردم آزار سپرٹ کو ناشتہ دے لیا۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ اس ننھے سے دل پر کیا گذر رہی ہے۔

کسی کی جیب مین ہاتھ ڈالا گھڑی اُڑا لی۔ نقدی جو ہاتھ مین آئی لیکر چلتے بنے۔ کتاب چھپا دی۔ دو چار دن کو واپس آدی اس لغویت کی کوئی وجہ؟ اس بیہودگی کا کوئی سبب؟ کچھ نہین محض تمسخر صرف استہزاء۔ کیا یہ عادت شرفا ہے کیا یہ طریق صلحا ہے۔ بیٹھے بیٹھے دو چار دھولین لگا دین چاقو مار دیا۔ خون بہ آیا۔ کتاب پھاڑ دی۔ کام کرنے کھانا ٹھنڈا دیا۔ حضرت۔ یہ کیون۔ زندہ دلی۔ اگر یہ زندہ دلی ہے تو مین اس مُردہ دلی کا جنازہ پڑہتا ہون۔ آپ بھی فاتحہ کے لئے ہاتھ اُٹھایئے انسانون سے گذر کر یہ منیا حیوانات تک پہنچا ہے ایک شیر کو دو چار روز بھوکا رکھا اس کے آگے اپنا غلام ڈال دیا تا دیکھا جاوے کہ وہ کس طرح حملہ کرتا ہے۔ مینڈھون کو لڑا دیا۔ سانڈون کا بھیڑ دیکھا۔ دو مرغون کی جنگ کرا دی بٹیر بازی دیکھ آئے یہ سب کچھ اس لئے تا اس خونی سپرٹ مین کچھ تسکین ہو۔ جانور بیچارے لڑتے لڑتے لہولہان ہو گئے۔ کسی کی آنکھ ہی نہین رہی۔ کسی کی ٹانگ اُڑ گئی۔ مگر یہ خوش ہو رہے ہین۔

یہان تک مین نے دل آزاری۔ ایذا دہی کے اس حصہ کو لیا ہے۔ جو محض دل لگی کے بہانے سے کی جاتی ہے ایک مسلمان کی شان سے۔ ایسے امور بہت ہی بعید ہین۔ مگر اے مسلمانو! تمہین کیا ہو گیا کہ تم مین بھی یہ باتین پائی جاتی ہین۔ نبی کریم صلعم کی تعریف مین فرماتے ہین۔ المسلم من سلم المسلمون عن لسانہ و یدہٖ۔ مگر تم خدا کے لئے۔ اپنے نفس کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ تم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی حرکات سے کتنے دلون کو ستایا کبھی تم دل لگی کے بہانہ سے ایسا کرتے ہو۔ کبھی مذہب کی آڑ مین مگر شکر کی ایک جماعت ہے جو تمہارے ایسے لغویات پر افسوس کر رہی ہے۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے نصیحت پکڑے کہا جا سکتا ہے کہ پھر مین کیون کسی ملکی یا قومی یا تمدنی معاملہ پر نوٹ نہین لکہتا مگر میرے دوستو! قومین افراد ہی سے بنتی ہین اور افراد کی ترقی اخلاق کی ترقی پر موقوف ہے پس مین تو بہت ضروری سمجھتا ہون کہ پہلے اپنے اخلاق درست کئے جائین۔

احمدیہ پروگرس

سراج الاخبار جہلم کا نامہ نگار ۳۱ ر اگست کے پرچے مین لکھتا ہے "احمدی فرقہ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے سے بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا ہے۔ اسکی رہی سہی عزت رامپور کے مباحثہ سے جاتی رہی اب بہت سے مرزائی احمدی فرقہ کو ترک کر کے مسلمانون کے دوسرے فرقون مین شامل ہوتے آتے ہین۔"

اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کیا کوئی فہرست چند معتبرین کے ارتداد کی پیش کر سکتے ہو ہرگز نہین اور اگر پیش کرو بھی تو بھی اس سلسلۂ حقہ پر کوئی اعتراض نہین آ سکتا کیونکہ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ۔ جو جواب تم بحیثیت مسلمان ہونے کے دوگے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔ سفید جھوٹ بلکہ سیاہ جھوٹ تو یہ ہے کہ احمدی فرقہ بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مین وصال کے وقت اپنے سید و مولیٰ کے حضور موجود تھا۔ مین اس وقت سے اس دم تک مرکز مین رہنے کی وجہ سے تمام قوم کے حالات اور اکثر احباب کے خیالات سے واقف ہون۔ جماعت خطرناک ابتلاؤن سے گزری۔ مگر اول سے آخر تک ایک منٹ کے لئے بھی میرے امام کی صداقت کے متعلق کسی معتبر و مستند احمدی کو شبہ نہین ہوا۔ پھر مین دیکھتا ہون کہ روز بروز جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ مشن تبلیغ کا کام نہین رہا۔ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ مین امیر المومنین کی ڈاک دیکھتا ہون تو کوئی دن خالی نہین جاتا جس مین کوئی نہ کوئی شخص یا گروہ بیعت نہ کرتا ہو اس بات کا کسی قدر التزام کیا گیا تھا کہ ایسے خطوط محفوظ رکھے جائین اور رجسٹر بیعت مین درج ہون چنانچہ ایک ہزار نئے بیعت کرنے والے اشخاص کا نام اسمین درج ہے اس کے علاوہ کئی ایسے ہین جنھون نے خود حاضر ہو کر بیعت کی دیگر یہ تجدید بیعت والے نہین ہین ہمارے امیر کے ہاتھ پر کئی ہزار نے بیعت کر چکے ہین۔ باوجود ان واقعات کے پھر بھی یہ آواز کہ احمدی فرقہ کمزور ہو رہا ہے اور اسکی تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ اسم بامسمّیٰ جہلم ہی کی تاریک گلیون سے نکل سکتی ہے۔

قبل از وصال حبیب جس قدر مہاجرین یہان موجود تھے سکول مین بورڈنگ مین جس قدر لڑکے تھے دفاتر مین جتنے ملازم تھے ہر ایک مد کی جس قدر آمد تھی۔ جس قدر خرچ تھا اب اس سے یقیناً بڑھ گیا ہے اور یہ بات میگزین کے پچھلے صفحے کے ملاحظہ سے واضح ہے۔ رامپور کے مباحثہ مین ہمین خدا کے فضل سے اخلاقی فتح حاصل ہوئی۔ کلکتہ مین ہمارا مشن کامیاب ہوا۔ اطراف ہندوستان مین خواجہ کمال الدین مفتی محمد صادق شیخ یعقوب علی شیخ غلام احمد حافظ روشن علی جان جیسے واعظون و دعاۃ کے نے عام پبلک کو تسلیم کرا دیا ہے کہ دنیا مین اگر احمدی سچے مسلمان نہین تو پھر کوئی مسلمان نہین۔

غیر مذاہب کے حملون کا دندان شکن جواب اگر کوئی دے سکتا ہے تو یہی فرقہ۔ اور آجکل یون بھی دوسرے اسلامی مناظر ہماری ہی کتب سے مدد لیتے ہین اس پر بھی اگر کوئی ہمین کمزور کہے بے وسیلہ کہے تو مین اُسے کیا کہون سنو!

دنیا کے مسلمانون مین سے ایک ہمارا ہی گروہ ہے جو ایک زندہ امام کی ماتحت اپنی ہر حرکت و سکون و قول و فعل...... رکھے ہوئے ہے۔

مدرسۃ البنات

گرل سکول کے بجٹ پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جب یہ قادیان کی لڑکیون کے لئے ہے۔ تو اس کا خرچ مقامی انجمن احمدیہ برداشت کرے

اس کا جو فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اپنے کامل اجلاس مین بصدارت امیر المومنین کریگی وہی قطعی ہوگا۔ مگر مجھے اس پر ایک اصولی اعتراض ہے وہ یہ کہ اگر ہم قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنون کو مقامیت کا رنگ دین گے اور اس بات کی تمیز شروع کرینگے تو پھر بہت سی مشکلات پیش آئین گی ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ دار الامان کی مسجدین بالعموم دار الامان کے رہنے والون کے کام آتی ہین ہم ان کی تعمیر کا چندہ کیون دین۔ دراصل مرکز کے ایک چھوٹے سے چھوٹے کارخانے کا تعلق بھی بیرونجات کی تمام افراد قوم سے یکسان ہوتا ہے۔ پس گو موجودہ صورت حالات مین کوئی سکول یا کام ابتدائی حالت مین ہونے کی وجہ سے مقامی معلوم ہو مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس سے تمام قوم مستفید ہوگی اس لئے اس کے اخراجات کے لئے اس قسم کی تخصیص غالباً مفید نہین

عبد الربّ

ہم مسلمانون پر۔ ہندوؤن کا یہ اعتراض متواتر چلا آتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا اور اسلام مین مرتد کی سزا قتل ہے اگر جواب مین بارہا واقعات و آیات و احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایسے پاک مذہب کو جو فطرت انسانی کے مطابق ہے ہرگز اس بات کی ضرورت نہین کہ جبر و اکراہ سے اس کی اشاعت کی جائے اس کے اصول ایسے عمدہ ہین۔ کہ خود بخود ایک سعید الفطرت انسان کے دل نشین ہوئے جاتے ہین۔ پس ہمین اس ظاہری تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ روحانی تلوار خود بخود دلون کی مملکت پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایسا ہی جب ہم مُرتد کو خس کم جہان پاک کہہ دیتے ہین اور ہم سے خداوند عالم کا (جو دلون کا پھیرنے والا ہے) پکا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک جماعت دیگا۔ جو خدا سے محبت کرنے والی ہوگی۔ تو ہمین کیا حاجت ہے کہ کسی کے مرتد ہونے پر شور مچائین۔ فساد کرین اور دوسرون کی ایذا دہی پر کمر باندہین۔

یہ صرف منہ سے کہنے کی باتین نہین بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کرکے دکھایا۔ وہ کوئی لڑائی اس لئے نہین لڑے کہ کسی کو بجبر و اکراہ مسلمان بنائین بلکہ مکہ مین آپ معہ اپنی غریب جماعت کے کامل تیرہ برس تک ظلم پر ظلم سہتے رہے۔ لیکن کبھی بھی انتقام کے لئے ہاتھ نہین اٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ صبر و استقامت دکھائی اگر کسی کو زیادہ ستایا گیا تو آپ نے ہجرت کا مشورہ دیا اور یہ اجازت نہ دی کہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرے یہ بالکل غلط ہے کہ ان مین تاب مقابلہ نہ تھی آخر مسلمان ہونے والون کی رگون مین بھی وہی عربی خون دوڑتا تھا۔ جو ان کے مخالفین کو غیظ و غضب مین لا کر ان نا گفتنی حرکات کراتا تھا۔ آخر وہ بھی کسی بہادر باپ کے بیٹے کسی شجاع مرد میدان کے بھائی اور کسی لاڈلی ماں کے جائے تھے اس صبر کو آپ نے یہان تک پہونچایا کہ آخر خود بھی راتون رات وہان سے چلدیئے گویا آپ نے نہ چاہا کہ میری وجہ سے مکہ کے باشندون مین تلوار چلے۔ لیکن ان شورہ پشتون کو پھر بھی چین نہ آیا۔ وہ حبشہ تک صحابہ کے پیچھے دوڑے گئے اور اُدھر مدینہ تک انہون نے ریشہ دوانیان شروع کین اس حالت مجبوری مین دشمنان اسلام کا حملہ روکنے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لئے آپ کو بدر۔ احد۔ احزاب۔ مکہ۔ کی لڑائیان کرنی پڑین۔ پھر اخیر مین جیسا کہ آج بھی مہذب دول کا طرز عمل ہے۔ عہد شکن لوگون اور باغیون کو سزا دی۔ سب سے آخری فتح جب آپ کو حاصل ہوئی۔ تو اس وقت آپ نے اپنی نرمی۔ مہربانی۔ رحم۔ عفو کا جو نمونہ دکھایا اسکی نظیر لانے سے تمام دنیا کی تاریخ عاجز ہے۔

باوجود ان واقعات کے پھر بھی اگر کوئی زبان اعتراض کھولے تو سخت قابل شرم بات ہے۔ یہی طرز عمل۔ یہی طریق۔ اس احمدی فرقے اور اس کے امام کا رہا ہے اور انشاء اللہ رہیگا۔ مسیح موعود نے دنیا مین آکر اپنے عمل سے دکھا دیا کہ مسلمان بنانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ہرگز ضرورت نہین اور آپ نے اپنی تعلیم سے چار لاکھ امن پسند مومنین بنا کر اور آخری وقت مین پیغام صلح دے کر یہ ثابت کیا کہ ہم کہان تک صلح کل ہو کر رہنا چاہتے ہین آپ نے اپنے مسلمان بھائیون سے بہت سا دکھ اٹھانے کے باوجود صرف انہی کو یہ نہین فرمایا ہے

لے دل تو نیز خاطرِ ایشان نگہدار۔
آخر کنند دعوئے حُبّ پیمبر م

بلکہ ہندوؤن کو بھی صلح کا پیغام دیا اور اعلان کیا کہ ہم تمہارے مذہبی لیڈرون کی تعظیم کرتے ہین۔ ہم کرشن۔ رامچندر کو خدا کے برگزیدے مانتے ہین اور انہین راستباز جانتے ہین اور محض اس لئے کہ دل آزاری نہ ہو۔ ہم کثرت گاؤکشی کو ترک کرنے پر بھی آمادہ ہین۔ چنانچہ اپنے امام کے اسی حکم کے تحت تمام منصف مزاج ہندو گواہی دے سکتے ہین کہ ہم نے خود ان کے مذہب پر کوئی حملہ نہین کیا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنے پر اکتفا کیا لیکن افسوس صد افسوس کہ باوجود اس درجہ نرمی اور صبر کے آریہ صاحبان نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو ناگفتہ بہ ہے انہون نے ہمین گالیان دین۔ ہم نے صبر کیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو ہم کو اپنے مال و جان سے بڑھکر عزیز ہے) طرح طرح کے عیب لگائے۔ ہمارے امہات المومنین کی نسبت بیہودہ خلاف تہذیب کہا کہ مگر ہم ہین کہ باوجود غیرت اور حمیت اور جوش کے اس کے مقابلہ مین ایک لفظ تک زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی جماعت کے لوگون مین سے اگر کوئی مظلوم بول بھی پڑا تو اسے منع کیا اس لئے نہین کہ ہم جواب نہین دے سکتے اس لئے نہین کہ ہمین تمہارے عیب معلوم نہین۔ اس لئے نہین کہ ہم ڈرتے ہین بلکہ محض اس لئے کہ ایک ملک مین رہنے والی دو قومون مین فساد نہ ہو۔ کسی ہندو بھائی کا دل نہ دُکھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ لوگ بھی ایسا ہی سلوک کرتے مگر نہین۔ زبانین چھریون سے زیادہ تیز ہوگئین وہ وہ نیش زنیان کین کہ ہم بھڑون اور بچھوؤن کے ڈنگ بھول گئے۔ وہ وہ زہر اُگلے کہ سانپ اور سانپون کے بچون کی مجموعی قوت۔ اتنا مادہ نہین دکھا سکتی۔ دلون مین کپٹ اور کینہ یہان تک بڑھا کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہین۔ تم نے ہمین یہان تک حقیر سمجھا کہ ہماری صورت دیکھنے سے تم پر غسل واجب ہوگیا۔ جہان ہمارا سایہ پڑا۔ تم وہان سے سایہ کی طرح ہلگے۔ ہم اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر سودا لینے تمہاری دکانون پر گئے۔ روپیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تم نے روپیہ تو لے لیا مگر ہمین پیچھے ہٹایا۔ کُتے تمہاری رسوئیون مین مزے سے لیٹے رہین گے۔ یہ بردانہین مگر ایک مسلمان کا سایہ بھی پڑجائے۔ تو سب کچھ بھرشٹ ساری چیزین ناپاک۔ باوجود اس جوش نفرت کے ہماری طرف سے یہ پیار۔ کیا اس قابل نہین تھا کہ تم لوگ کم ازکم اپنے اقوال سے اپنے افعال سے ہمین دُکھ نہ دیتے۔ دیکھو تم ہمارا خون تک پی گئے۔ مگر ہم ہین کہ پھر اسی کشادہ پیشانی کے ساتھ تم سے ملتے ہین۔ تم نے کئی بھولے بھالے مفلس مسلمانون کو ہندو بنا لیا۔ مگر ہم نے اُف تک نہ کی لیکن تمہاری جماعت مین سے اگر ایک ہی ہماری طرف آیا۔ تو شور محشر بپا کر دیا کیا مردون کا یہی حوصلہ ہوا کرتا ہے۔ تم لوگون نے شدھی کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ انتظام نہین۔ تم لوگون نے جب کسی معمولی جاہل مسلمان کو بھی ہندو بنانا ہوتا ہے۔ تو کئی اخبارون مین اشتہار دیتے ہو۔ اور ایسے ایسے دل آزار فقرے لکھتے ہو کہ خواہ مخواہ غصہ آتا ہے۔ پھر ایک پبلک جلسہ کرکے اطراف ہند کے آریہ اکٹھا کرکے اسے بزعم خود شدھ کرتے ہو اور اسلام اور بانی اسلام پر آوازے کستے ہو کیا ہماری طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی ذلیل کوشش یا سبکی ہوئی ہے۔

اسی عبدالرب ہی کے معاملہ کو لو۔ یہ ایک بالغ۔ عقیل رفہیم۔ تعلیم یافتہ ہندو جوان تھا وہ لائل پور کے ایک احمدی کارخانہ میں ملازم تھا۔ وہان وہ امن کے شاہزادے خدا کے برگزیدے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابیں پڑھتا رہا وہ ایک سعید روح تھی خدا کی رحمت نے اس کو اپنے آغوش میں لیا۔ نور ایمان اس کا رفیق راہ ہوا وہ ظلمات سے نکل کر نور میں آگیا۔ برضا و رغبت خود بلاکسی جبر و اکراہ محض اپنے اصرار سے وہ دارالامان میں آیا سمندر میں ایک قطرہ آجائے تو وہ جوش میں نہیں آتا اسی لحاظ سے امیرالمومنین نے شام کے وقت نماز کے بعد اس کی بیعت لی کوئی پبلک جلسہ نہیں کیا گیا۔ کوئی لکچر نہیں دیا گیا بلکہ یہان کے تمام احمدیان کو بھی جمع نہیں کیا گیا وہی جو اتفاق سے نماز کے بعد بیٹھے رہ گئے۔ تھے۔ پھر اس کے بعد اخبارون میں خصوصیت سے اس کا کوئی ذکر نہیں ہوا ایک کلام امیرالمومنین شائع کرنے کی غرض سے اس واقعہ کا بھی ضمناً ذکر ہوگیا۔ اس پر بھی ہندو بھائیون نے وہ شور اٹھایا اور وہ جوش دکھایا کہ الامان۔ لائل پور میں اس کا رخانہ سے لین دین بند کر دیا۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیرین کین اور ایسی حرکات کین کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا تو فساد عظیم ہو سکتا۔ عبدالرب کا باپ یا چچا یہان آیا اُسے ملنے کی اجازت ہوگئی۔ ہمارا کوئی مقصد اس کے ساتھ نہیں رہا ہم نے اُسے بڑی فراخدلی سے کہدیا کہ وہ جہان چاہے رہے لیکن اس نیک سلوک میں ان ملکی بھائیون کی بدسلوکی کی انتہاء ہوگئی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ کہتے ہو۔ دین میں جبر اکراہ حرام ہے اور تم نے خود بھی شدہی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اب اگر ایک شخص اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتا ہے تو تم گھبراتے کیون ہو۔ آخر تم نے بھی کئی مسلمانون کو ہندو بنایا ہے یا نہیں اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور جو سلوک تم نے کیا اسی طرح مسلمان کرنے لگے یعنے آپس میں لین دین بند کردیا اور شور و شر مچا دیا۔ تو پھر کیا امن کی زندگی بسر ہوسکے گی۔ آخر تم نے بھی اس ہندوستان میں رہنا ہے اور ہم نے بھی اگر تم شدہی کے لئے باقاعدہ کوششین کر رہے ہو۔ تو جو بُت پرستی اور شرک کی ظلمات سے نکل کر نور کی طرف خود بخود آتے ہیں انکو بھی آنے دو۔ اور کسی بھولے بھالے مفلس و قلاش مسلمان کو کافر بنا لینے کا تمہین حق حاصل ہے تو کیا کسی سنجیدہ مزاج عاقل دانا کو کفر کے گڑھے سے نکال لینے کا حق ہمین نہین ہے ضرور ہے پس تم انصاف کرو ہم تم سے انصاف کے امیدوار ہیں ہم بدی کے مقابلہ میں بدی نہیں کرتے۔ ہم دکھ کے بدلے دکھ نہیں پہنچاتے ہمین نرمی اور صبر تحمل اور سکون کی تعلیم دی گئی ہے تم بھی ایسا ہی کرو۔ اخیر میں میں ان مسلمان بھائیون کو مخاطب کرتا ہون کہ ہندون کا یہ شور و شر اس نقطۂ خیال سے نہیں کہ ایک ہندو احمدی ہوگیا۔ بلکہ محض اس لئے ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہوگیا۔ آخر تم بھی مسلمان کہلاتے ہو کیا تمہاری غیرت گوارا کرتی ہے کہ ہماری مخالفت میں یہ یہ تدبیرین کی جائین اور تم خاموش بیٹھے رہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تم بدی کے مقابلہ مین بدی کرو بلکہ میں تو یہ کہتا ہون کہ کچھ اپنے حفظ امن کا بندوبست کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ دین اسلام پھیلے کیا تم نہیں چاہتے کہ تینتیس کروڑ دیوتا کے پرستار ایک خدا کے ماننے والے ہون کیا تم نہیں چاہتے کہ تمام جہان کے راستبازون کے سردار کے حلقہ بگوشون کی تعداد بڑھے کیا تم اس بات کی آرزو نہیں رکھتے کہ دنیا شرک کی تاریک غارون سے نکل کر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کیا تمہاری یہ تمنا نہیں کہ تم ہی روئے زمین پر ایک زندہ قوم کہلاؤ۔ اے میرے عزیز دوستو! کیا تمہارے دلون میں اس بات کی تڑپ نہیں کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر ہے تو پھر آؤ اپنی وہی اسلامی غیرت اپنا وہی اسلامی جوش امن اور صلح کے رنگ میں احمدیون کا ساتھ دیکر دکھاؤ۔ کیونکہ وہ جو خدا کے کامون میں مدد دیتے ہیں۔ خدا ان کا ناصر و معین ہوتا ہے وہ جو خدا کے لئے ذلت اختیار کرتے ہیں اخیر میں عزت پاتے ہیں وہ جو خدا کی راہ میں اپنا غبار اڑاتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ ان کا ذرہ ذرہ آسمان شہرت کا ستارہ بنے۔ وہ جو خدا کے خاطر اپنا گھر بار چھوڑتے ہیں۔ ضرور ہے کہ اس سے بڑھکر مال و دولت کے وارث کئے جائین گے وہ جو اس فانی مال کو خدا کے نام پر خرچ کرتے ہیں۔ لازوال دولت پائین گے اور وہ جو خدا کے کامون میں مرتے ہیں۔ زندہ کئے جاوین گے۔

نغمۂ عرفان

بڑے ادب سے یہ عرض کرتا الٰہی تیری جناب میں ہون مَیں
کہ نفس سرکش سے تنگ آیا اور اسکے ہاتھون عذاب میں ہون

کیا ہے فوجِ الم نے ڈیرا۔ بڑھا ہے حد سے گناہ میرا
الٰہی پھر بھی ہون بندہ تیرا۔ اگرچہ حالِ خراب میں ہون

جمالِ احمد میں کیا کشش ہے۔ کہ اسکی خاطر یہ کشمکش ہے
کوئی بھی ایسی میری روش ہے۔ کہ حاضر اس کی جناب میں ہون

وطن کے پیارے عزیز بھائی۔ قبول سب کی مجھے جدائی
ہے دمِ وصال دربدر ترے رہائی۔ مثالِ ماہیِ بے آب میں ہون

کتابی چہرہ ہے یاد آتا۔ جو اپنے محبوب دلستان کا
دلِ حزین کا ہے یہ تقاضا۔ ہمیشہ شغل کتاب میں ہون

جو ساز مرزا نے آکے چھیڑا۔ تو سمجھا اسکو عبث بکھیڑا
یہ فہم تیرا؟ یہ ذوق تیرا؟ اور اسپہ میں ہی عتاب میں ہون

سماز میں ہے سرورِ بیشک۔ نہ پائے اسکو۔ کرے جو بک بک
"یہ دیتے شاہی" کہے گا کب تک کہ شغلِ چنگ و رباب میں ہون

رضاءِ دلبر میں چاہتا ہون۔ فقط محبت نباہتا ہون مَیں
نہ میں امیدِ ثواب میں ہون۔ نہ میں خیالِ عقاب میں ہون

حضوری اس کی ہے جو حاصل۔ یہ سخت مشکل ہے سخت مشکل
جہان فرشتون کے جلتے ہیں پر۔ وہان پہ میں کس حساب میں ہون

جمالِ شمس و قمر کو دیکھا۔ تو نذر ان کی زبان سے نکلا
مگر کسی نے مجھے پکارا۔ کہ میں تو ان کے حجاب میں ہون

سمائی تیری نہیں ہے بھائی۔ کہ اس سے بوئے ریا ہے آتی
زکوٰۃ تیرا ہے کیا بناتی۔ جو دل کہے میں عذاب میں ہون

بنایا تو نے وہ بہشتی۔ نہیں یہ جنت کی راہ چشتی
تو کہہ رہا ہے ڈبو کے کشتی۔ کہ میں کنارِ حباب میں ہون

ہے بحث مذہب کی روز باقی۔ کہ صوفی مُلّاں میں سب مراقی
تو جام بھر کر پلا او ساقی۔ کہ میں تو شغلِ شراب میں ہون

تمام چیزین جہان کی دیکھین۔ یہان کی دیکھین وہان کی دیکھین
نتیجہ آخر یہی نکالا کہ میں ہی سب کے جواب میں ہون

جگانے والے جگا چکے ہیں۔ بہت سر اپنا کھپا چکے ہیں
کچھ ایسا غافل ہوا ہون اکمل کہ میں بدستور خواب میں ہون

حقیقۃ الوحی یہ رسالہ ۴۴ صفحے کا ڈاکٹر میرا شرف خان صاحب (علی گڈھ) نے لکھا ہے۔ قیمت نامعلوم۔ ڈاکٹر صاحب نے آریون کے بعض اعتراضون .. .. .. (قرآن ابتداء عالم میں اُترنا چاہیئے تھا اس میں قصے کیون ہیں ناسخ منسوخ) کا معقول جواب دیا ہے اور وید کے طریق الہام کے نقص کو بتایا ہے۔ ماسوا اس کے یہ امید کہ آپ نے وحی کی کچھ حقیقت بیان کی ہے صحیح نہیں کیونکہ اسمین ڈاکٹر صاحب معذور ہیں جب تک کسی پر وحی والہام نہ ہو وہ جو کچھ بیان کریگا۔ اٹکل پچو ہی ہوگا۔ اس مضمون کو اس زمانے کے ملہم ربانی مرسل یزدانی احمد قادیانی کے سوا کوئی نہیں جو پورے طور پر لکھ سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے معراج کو ایک خواب بتایا ہے۔ یہ بھی اسی کوچہ کی بیخبری کی وجہ سے ہے۔

نیوگ کی پولٹیکل فلاسفی مولوی غلام رسول صاحب صدیقی گجرانوالہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہشتم

(سورۃ انعام)

مورخہ ۲۸- جولائی ۹ سنہ ء رکوع نمبرا

۱- انسان تیز دریا بہتا دیکھ کر دوڑتا چلا آتا ہے کہ اس سے پار نکل جاؤں تو وہ بیوقوف ہے۔

۲- کسی شخص نے مرغے کو بازو پھڑپھڑا کر اذان دیتے دیکھا کہا میرے سامنے اکڑتا ہے۔ میں بھی ایسا کرونگا۔ پھر مرغا ایک دیوار سے دوسری دیوار پر چلا گیا اس نے بھی زقند لگائی۔ تو گر پڑا اور مرگیا۔ یہ حد سے بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

۳- قرآن نے مثال دی ہے کہ ایک شخص دور سے کلر دیکھ کر اسے پانی سمجھا پانی لینے دوڑا جب وہاں تک پہونچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ پیاس اور بھی بڑھی۔ دیکھو پارہ ۱۸- الذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً - الآیۃ۔ بعض لوگ غلطی سے جو چیز مفید نہیں اسے مفید سمجھتے ہیں اور مفت کی شیخیاں بگھارتے ہیں۔ جیسے مسلمان آگے قلعہ فتح کرنے پر ناز کرتے تھے اب بعض ایسے ہیں کہ کسی عورت سے ناجائز تعلق میں کامیاب ہوں۔ تو کہتے ہیں ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔

۴- بد دیانتی یہاں تک بڑہی ہے۔ کہ جو معمار ہیں وہ جان بوجھ کر عمارت ناقص بناتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں ہمارا کام کس طرح چلے اور پھر ہمیں کون بلائے۔ حالانکہ ایسے لوگ ہمیشہ غریب رہتے ہیں۔ غرض انسان جس راہ پر اپنے تئیں ڈال دے اسی کے موافق نتیجہ نکلتا ہے دیکھو حق کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ

نقلب افئدتہم وابصارہم - سمجھ بھی الٹی ہوگئی اور حق کے بیانہ رہے پھر بڑھتے بڑھتے سرکشی میں بہکتا رہتا ہے۔

لو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ - یہاں تک کہ اگر فرشتے بھی اتریں۔ موتی کلام کریں تو بھی نہ مانیں۔ بڑے بڑے بدکاروں کو بدی کرتے کرتے نیکی کا خیال آتا ہے یا کسی وقت ان کے دلوں میں بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور پھر باوجود اس کے نزول ملائکہ..... نہیں مانتے۔

کلمہم الموتی - یہ بھی اکثر لوگوں کو اتفاق ہوتا ہے۔ کہ خواب میں کچھ ہدایت ہوتی ہے مردہ کچھ ان کو بتاتا ہے مگر پھر بھی نہیں مانتے۔

حشرنا علیہم کل شئ - ہر بدکار کو کسی نہ کسی سزا کے نیچے دیکھتے ہیں مگر پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے

وکذلک جعلنا - ایسے ہی بدکار لوگ بھر بڑھتے بڑھتے انبیاء کے انکار پر کمر باندھ لیتے ہیں۔

شیاطین الانس والجن - بعض اپنے تئیں ظاہر طور پر مقابل کرتے ہیں۔ بعض چھپے رہتے ہیں۔ اور خبیث روحوں کا ان سے تعلق ہو جاتا ہے۔

زخرف القول - ملمع سازی کی باتیں۔

انزل الیکم الکتاب - بدکاریوں کے علم کے لئے فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کی طرف توجہ کرو مفصلاً - جسمیں نیکی بدی کی تفصیل جدا جدا دی ہے۔

الا الظن - اکثر لوگ اپنی اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے۔

مورخہ ۲۹- جولائی ۹ سنہ ء

(بقیہ رکوع ۱ ورکوع ۲)

فکلوا - جس طرح ایک جانور خاموش مالک کے آگے گردن رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے مولیٰ کے آگے سر رکھ دے چونکہ جانور پر مولیٰ کا نام لیا جاتا ہے اس لئے ہمیں اس ذبح کے ذبح میں ایک تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔

حرمت کے چار قاعدے ہیں - ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کر دے مثلاً مردار [illegible]

دوم - وہ جو اخلاق میں شہوت وغضب کو بڑھائے۔ مثلاً سور

سوم - وہ جو طبعی قوتوں کو برباد کرے مثلاً لہو جسکی زہر تشنج - استرخا پیدا کرتی ہے جو قوتیں۔ دارو جہان ہو غیر اللہ کا نام لیکے استعمال کرتی ہیں - ان میں الہیات کے سمجھنے کی قوت نہیں رہتی۔

وذروا ظاہر الاثم وباطنہ - گناہ دو قسم کے ہیں - ایک ظاہر کسی کا مال چرا لیا دکھ دے دیا - جھوٹ بول لیا - ایک باطن یعنے مخفی گناہ۔ مثلاً کینہ - بغض - حسد - تکبر دوسرے کی تحقیر - حرص - کفر - بعض لوگ خدا کے منکر ہیں بعض منکر نہیں - مگر ان کی پروا نہیں کرتے - بعض اس خدا کے برابر کسی اور کو بھی قرار دیتے ہیں - اور مثال دیتے ہیں کہ جیسے بادشاہ کے پاس بغیر وزیر نہیں جا سکتے ویسے ہی خدا کے حضور بغیر وساطت نہیں جا سکتے۔ یہ مثال غلط ہے کیونکہ بادشاہ بوجہ بشریت وعدم اطلاع معذور ہے مگر خدا تو سب کی سنتا ہے چھت کے لئے بے شک سیڑہی کی ضرورت ہے۔ مگر خدا تو اقرب سے اقرب ہے۔

ان الذین یکسبون - اب عام اصول بتلاتا ہے کہ جو گناہ کرے اس کے نتائج ضرور بھگتیگا - جن لذتوں کے لئے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ عفو نہ کرے۔

لیجادلوکم - مثلاً چوہڑے کہتے ہیں کہ خدا کی ماری حرام اور تمہاری ذبح کی ہوئی حلال - حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے - ایک معبود کے نام پر کشتہ ہے۔

میتاً - اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً - میں اس کی تفسیر ہے - جب تک انسان خدا کی فرمان برداری کی نہیں پہونچتا - مردار ہی ہوتا ہے - لیکن جوں جوں خدا کی عظمت وجبروت کو سمجھتا ہے زندہ ہوتا جاتا ہے۔

جعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس	عقل وسمجھ وسچائی وکتاب الٰہی کا علم - لوگوں میں بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ ایسے بھی لوگ ہیں - جو افراد قوم - ملک کی بہتری تو کجا اپنی بہتری کو بھی نہیں سمجھتے - ناسوروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔
فی الظلمات	

پس عجاج منہا۔ ہر روز ضرور سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے میں کیا ترقی کی تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نور میں یعنے بے تمیزی سے تمیز میں کہاں تک پہونچے۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ من استواہ یوماہ فہو مغبون۔

پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ اور ایک پہچان "نبوت" کی بتلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو ہوتے ہیں وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ امیر تمہارے بھی دشمن ہو جاوین گے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا۔ کیشب۔ دیانند۔ سرسید۔ مرزا صاحب۔ چاروں اصلاح کے مدعی ہیں۔ ان میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا یہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہیں۔

حتّیٰ نؤتیٰ۔ ہم کو بھی الہام ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زمیندار مالگزاری وصول کرنے والے کو کہے اگر بادشاہ نے یہ روپیہ لینا ہے تو وہ خود کیوں میرے گھر نہیں آتا

مورخہ ۳۱۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۲)

۱۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی پہچان کا ذکر کرتا ہے۔ (۲) بعض صحبتیں۔ مکان۔ دوست ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان سے تعلق بدی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ (۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں ستر بار سے زیادہ استغفار فرماتے تھے تاکہ قلب پر رین تک بھی نہ آئے۔ (۴) استغفار بہت ضروری ہے ورنہ رین پڑھتے پڑھتے ختم نہ قفل تک نوبت پہنچتی ہے۔ (۵) جو لوگ ہدایت پانے کے قابل ہوتے ہیں وہ حق بات کے ماننے کے لئے ہر وقت بشرح صدر تیار ہوتے ہیں۔ جیسے ابراہیم نے اَسْلِمْ کے جواب میں اَسْلَمْتُ کہا۔

حرجاً فی السماء۔ پہاڑ میں ڈھلوان۔ تنگ راستہ (خاردار جھاڑیوں سے پُر) پھر اس میں بلندی پر چڑھنا پڑے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس آدمی کا حال ہے۔

لا یؤمنون۔ اضلال کن کا ہوتا ہے۔ جن کا سینہ حق بات کے ماننے سے تنگی کرے۔

یذّکّرون (آیتیں کہ دن امری) لھم دار السلام۔ احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا میں قبر میں۔ قیامت میں۔ پلصراط میں۔ جنت میں سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہو جاتا ہے۔

ھو ولیھم۔ ایسے مومن پر خواہ کس قدر مصیبتیں آئیں۔ وہ سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے وہ ظلمات سے بتدریج نکلتا رہتا ہے۔ کئی قسم کی ظلمتیں ہیں۔ (۱) ظلمت جہل (۲) ظلمت رسم وعادت (۳) ظلمت حُبّ (حبک الشی یعمی ویصم) (۴) ظلمت افلاس و دولت۔ (۵) ظلمت مجلس (۶) ظلمت شرک (جس نے عیسائیوں کی عقل دین کے بارے میں باوجود اس درجہ ترقی صنعت وحرفت کے ماردی ہے)

ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ امراء سے روپے لئے۔ غریبوں نے اس کے معاوضے میں ان کے کام کئے۔

یکم۔ اگست سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

انسان میں دو قسم کے قوے ہیں۔ ایک جن پر انسان کو مقدرت ہے۔ دوم جن پر کوئی مقدرت نہیں۔ پہلی قسم کے متعلق شریعت ہے۔ دوسری کے متعلق ہرگز نہیں اگر کوئی شریعت اس کے بارے میں حکم دے تو وہ شریعت جھوٹی ہے۔ دیکھ لو۔ رنگ قد۔ اندرونی پھوڑوں پھڑیوں کے بارے میں کسی شریعت حقہ نے حکم نہیں دیا۔ ان مشرک قوموں نے ایسے مسئلے گھڑے ہیں۔ مثلاً عیسائی کہتے ہیں "تین خدا ہیں مگر ایک ہے"۔ اس بات کو کوئی انسانی عقل باور نہیں کرسکتی۔ بت میں منتر پڑھنے کے بعد خدا آ جانے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے۔

زبان دونوں قسم کے قویٰ کا مظہر ہے۔ کٹھے کو میٹھا نہ کہیگی مگر خدا کو گالیاں دلوا لو۔ اسی آخری قدرت وتصرف کے متعلق اصلاح کے لئے اللہ رسول بھیجتا ہے۔ چنانچہ اس رکوع میں جن وانس۔ امراء اور غرباء دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔

رسلٌ منکم۔ تم ہی میں سے رسول ہوئے۔ انبیاء امراء بھی ہوئے ہیں۔ جیسے سلیمان غرباء بھی۔ جیسے یحییٰ علیہ السلام۔

برہمو سلسلہ رسالت کے منکر ہیں وہ تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء نے یہ کہنے میں کہ ہمیں خدا سے وحی ہوئی ہے۔ دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ پھر وہ ملائکہ کے منکر ہیں۔ نہایت لطیف پیرائے میں اس اعتقاد کو انہوں نے شرک عظیم قرار دیا ہے۔ گویا تمام قسم کی نیکی کی تحریکوں کے مخالف ہیں۔

غرتھم الحیوٰۃ الدنیا۔ دنیا نے ان کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا طلب کرتا ہے۔ پھر اس میں غضب پیدا ہوتا ہے۔ پھر حرص۔ چنانچہ ایک پستان چوستا دوسرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائی سے بیر پیدا کر لیتا ہے پھر غضب کے ساتھ ساتھ حب بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سب قوت بہیمی کے کرشمے ہیں۔ پھر شہوت میں ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہم نوجوانوں کے ہر روز آنیوالے خطوط میں پڑھ رہے ہیں۔

غرض کھانا۔ پینا۔ بغض عداوت۔ حُبّ۔ شہوت۔ حرص تو پہلے قبضہ جما لیتے ہیں اور انبیاء کی تعلیم اور عقل بعد میں آتی ہے۔ پھر یورپ۔ امریکہ کے لئے تو اور بھی مشکل ہے وہ جب ہوش سنبھالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کسی انسان کو خدا بنایا گیا ہے تو وہ ایسے لغو عقیدے کو دیکھ کر نہیں ہوش دلانے کہ مذہب ہی کو ایک لغو اور جھوٹی چیز خیال کرتے ہیں کیونکہ ان کے سامنے توحید کی پاک تعلیم نہیں آئی۔ پھر موجودہ ساز وسامان رہائش کچھ کم غافل کرنے والا نہیں۔

غافلون۔ جب تک خدا کی طرف سے غافلوں کو خبردار کرنے والا آنہ جائے۔ عذاب نہیں آتا۔

ان یشاء یذھبکم چاہیں تو کسی قوم کو تباہ کر دیں۔

یستخلف۔ ایک قوم چلی جاتی ہے۔ دوسری قوم اس کی جانشین ہوتی ہے ان کا نام خلیفہ کہلاتا ہے۔ آدم کی خلافت کے مسئلے پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے) جس پر اللہ اپنے اوامر و نواہی بھیجتا ہے۔

مکانتکم۔ اپنی پوری طاقت پورے زور سے کام کرو۔ پھر دیکھو انجام بخیر کس کا ہوتا ہے ایک طرف ایک بے کس بے بس انسان ہے۔ دوسری طرف تمام امراء ورؤسا پھر

دیکھو کس تحدی سے کہا جاتا ہے تم پورا زور لگالو۔ یہ نبی کی نبوت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

وجعلوا للہ۔ جو لوگ شریعت کی پروا نہیں کرتے انہیں بھی کسی نہ کسی اصل یا رسم پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پس انسان کیوں شریعت کا پابند نہ ہو جسکی پابندی میں ثمرات کثیرہ و برکات متعددہ ہے۔

ایک شخص کو جو قرآنی احکام کی تعمیل کو بہت بھاری سمجھتا تھا۔ میں نے قائل کیا۔ کہ تم جب سررشتہ کے ملازم ہو اس کے پھر میونسپلٹی کے قوانین کے پھر گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہو۔ کیا ان سب کا حجم قرآن سے زیادہ نہیں اس پر اس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ورنہ میں نے اسے کہنا تھا۔ تم نیچر کے ذرے ذرے کے قوانین کے ماتحت ہو۔ قرآن کریم نے کیا لطیف فرمایا ہے۔ ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا۔ لا تنفذون الا بسلطن۔

غرض جو لوگ شریعت کو چھوڑتے ہیں۔ وہ اس سے دو چند سہ چند رسوم کی مشکلات میں پھنستے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں۔

وجعلوا للہ۔ دیکھئے زکوٰۃ نہ دی۔ تو کس گمراہی میں پڑے

لشرکائنا۔ ہمارے قرار دادہ یا خدا فرماتا ہے ہمارے شرکاء۔

یصل الی شرکائہم۔ خدا کا حصہ بھی انہی پنڈتوں کو دیدیا جاتا ہے۔

قتل اولادہم۔ ہندوؤں میں ایسے کئی معاملات ہوتے ہیں۔ ایک پنڈت آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ کہ ہم اس کو ہاتے ہیں اور اس ہی تمہارے بیٹے کا۔ شرط یہ ہے کہ قیمہ بناتے ہوئے خوشی کے گیت گاؤ۔ اس پر معتقدین نے ایسا کیا ہے۔ پھر تم نے سنا ہو گا کہ یہ فلاں بزرگ کا توشہ ہے اس میں فلاں فلاں آدمی شریک نہیں ہو سکتے

لایذکرون اسم اللہ علیہا۔ بلکہ جے دیوی کہتے ہیں۔

مورخہ ۳۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۴ و ۵)

معروشٰت۔ چھتری والے جیسے انگور کی بیل۔ گلو کی بیل۔
غیر معروشٰت۔ جن کی بیل نہیں ہوتی۔ مثلاً گلاب۔ چنبیلی۔ انب۔ سنگترہ۔ کھجور۔
مختلفاً اکلہ۔ چاول کا مزہ اور ہوتا ہے۔ باجرے اور مکی کا اور۔
والزیتون۔ مثلاً بادام۔ اخروٹ اور چکنائی والے درخت۔
لاتسرفوا۔ خطاکاری مت کرو۔ یعنی کمانا اور کھانا۔ مگر بھوکوں کا خیال نہ کرنا۔
حمولۃً۔ لادو جانور (۱) جو سواری کے قابل ہیں (۲) باربرداری کے لائق (۳) ہل جوتنے یا کنواں چلانے کے لئے۔
فرشاً۔ وہ جانور جو چلے اور زمین کو لگے۔ مثلاً بھیڑ بکری۔ خرگوش
علی طاعم یطعمہ۔ شرفا میں جو کھائی جاتی ہیں ان میں کوئی حرام نہیں سوائے ......
دماً مسفوحاً۔ خون ہر ایک عضو کو ہلاک کرتا ہے اور اس میں زہر ہوتی ہے۔
لحم الخنزیر۔ کیونکہ اس سے شہوت۔ غضب۔ الٰہیات سے دوری ہوتی ہے
خنزیر خور قوموں کو دیکھ لو۔

مورخہ ۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۵)

جزینٰہم ببغیہم۔ جس طرح بیمار انسان کو بعض پرہیزیں بتائی جاتی ہیں اور وہ وقتی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہودی قوم پر ایک وقت وہ تمام چیزیں حرام کر دی تھیں جن کے ناخن تھے اور منجملہ ان کے اونٹ بھی تھا۔ اور ان کی چربیاں سوائے پیٹھ کی چربی کے یا جو انتڑیوں سے ملی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی ہوئی۔ یہ سب مناہی صرف وقتی تھی۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء ما اشرکنا آہ۔ اس اعتراض کے مفصلہ ذیل جواب دئے ہیں۔ (۱) اشرکوا کہا (۲) کذب الذین من قبلہم (۳) ذاقوا باسنا (۴) فلو شاء لہدٰکم اجمعین (۵) ہلم شہداءکم الذین یشہدون (۶) لایؤمنون بالآخرۃ (۷) وہم بربہم یعدلون۔

قل ہل عندکم من علم۔ یعنی کبھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت سے تمہیں کان سے پکڑ کر نیکی سے روکا ہے۔ یا بدی کی طرف چلایا ہے۔ اگر ایسی بات ہے۔ تو ثبوت پیش کرو۔

۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ اول جو دوسرے لوگوں کی تجارب سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کی باتوں کو مانتے ہیں۔ دوم وہ جو اپنے تجربے اور اپنی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ عقلمندی کا کام یہ ہے۔ کہ جو صداقتیں دنیا میں تسلیم ہوئی ہیں۔ ان کو مان لیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی کتابوں سے (جو صداقتوں اور تجربوں کا مجموعہ ہیں) ضرور فائدہ اٹھاؤ۔

الا تشرکوا بہ شیئاً۔ شرک چار قسم ہے (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات۔ (۳) شرک فی الافعال (۴) شرک فی التعظیم۔ یہ چوتھا شرک عام ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم۔ (۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے (۲) دختر کشی (۳) اولاد کی پرواہ نہ کرنا۔

ما ظہر منہا۔ زنا۔ چوری۔ ڈاکہ۔ گالیاں۔

وما بطن۔ کینہ کپٹ۔ بغض۔

لا نکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ اللہ تعالےٰ انسان کو کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جو اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔

مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۷)

الکتاب۔ کتاب بہت سی چیزوں کی جامع کو۔ کتبہ پلٹن کو بھی کہتے ہیں

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو کتاب فرمایا ہے۔ کہ اس مین تعلیم اور دفع شبہات کے لئے ایسے لشکرین موجود ہیں جو شبہات مٹانے کے لئے بہت ہین۔

مبارک۔ اپنی برکتون مین بڑہتی رہیگی۔ برکہ کا لفظ جس کے معنے حوض کے ہین اسی سے نکلا ہے۔

یہان سورۂ انعام کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

سورۂ اعراف

مورخہ ۸۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۸)

المص۔ انا اعلم۔ صادق القول۔ صادق الوعد

ماانزل الیکم۔ صرف نبی کریم پہ انزال نہین ہوا۔ بلکہ کم ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی اس نعمت سے سرفراز ہوئے۔ گویا ان کی طرف ہی نازل ہوا۔

دعواہم۔ ان کا عذر۔

بایاتنا یظلمون۔ آیات سے مراد ہے۔ اللہ کے پاک انسان۔ اللہ کا پاک کلام ساری دنیا۔ اور نشانات نبوت۔

مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

بنو عامر۔ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تھے۔ یہ سمجھ کر کہ جن کپڑون مین ہم نے گناہ کئے ہین۔ ان کے ساتھ کیسے طواف کرین۔ اس لئے ان تین رکوعون مین لباس کے متعلق ذکر آئیگا۔

اسجدوا لآدم۔ یاد رکھو آدم کا ولد بھی آدم ہی ہے۔

الی یوم یبعثون۔ یعنی وہ وقت جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے از سر نو زندہ ہوتا ہے اور شہوت۔ غضب کے ساتھ مقابلہ کرکے نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے

من المنظرین۔ یہ قابل غور ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ یبعثون نہین فرمایا۔ پس اگر یوم یبعثون سے قیامت مراد ہو۔ تو بھی کوئی حرج نہین۔

من شمائلہم۔ آگے۔ پیچھے۔ دائین بائین کا ذکر کیا۔ مگر اوپر کا ذکر نہین پس انسان یہ نہ سمجھے۔ کہ شیطان سے گھر گیا۔ بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے۔

مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

تین قسم کے لباس ہین۔ (۱) یواری سواٰتکم (۲) وریشاً وہ لباس جو کہ جمعہ کے دن عید کے دن۔ یا ہون شادیون کے موقعہ پر لیا جاتا ہے۔ یعنی زینت کا لباس (۳) تقیکم باْساً جو لڑائی سے تمکو بچائے لباس الحر والبرد لباس التقویٰ۔

من الجنۃ۔ جنت سے باغ ہے۔

وجوھکم۔ اپنی ساری توجہ۔

حق علیہم الضلالۃ۔ اس فرد جرم لگنے کے اسباب ہین (۱) ماں باپ بدکار ہون۔ خوراک حرام کی۔ پرورش بدکارون مین صحبت بد۔ غذا بری۔ حرام کہانا۔

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۱)

صرف معمولی ترجمہ کیا۔

مورخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۲)

جمل۔ اونٹ کو بھی کہتے ہین۔ اور جہازاد بڑی کشتیون کے موٹے رستے کو بھی۔

عملوا الصالحات۔ دجال نے اس شبہ کو بہت بڑھایا ہے۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے کہ شریعت انسان کو کمزور ثابت کرنے کے لئے آئی ہے یہ بالکل غلط ہے غلطی پر ہین وہ لوگ جو کہتے ہین۔ قرآن پر عمل نہین ہو سکتا۔ لوگ قرآن کے احکام سے بڑھکر نہایت ہی معاملات پر اپنی رسوم پر عمل کرتے ہین۔ اسلام نے تو شادی کو ایجاب و قبول اور غمی کو جنازہ اور انا للہ پر ختم کر دیا ہے۔ اور لوگون کو ان دونون امور مین جو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کہتے ہین۔ شریعت پر عمل مشکل ہے اور شادیون کے لئے تو اپنی زمینون تک رہن کر دینے سے نہین جھجکتے پس کیا خدا کے نام کچھ دینے کا حکم ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے۔

من غل۔ دنیا مین دوزخ ہے کسی کا حسد و بغض۔

اہل جنت وہ ہین۔ جن کے سینے دنیا مین بھی بغض و کینہ سے صاف رہتے ہین۔

نودوا۔ آواز دی جائیگی۔ عیسائی سوال کرتے ہین کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے۔ اگر فضل سے ہے تو عملون کی کیا ضرورت ہے۔ اگر عمل سے ہے تو پھر درخواست فضل کیسی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ قرآن شریف سے تین باتین معلوم ہوتی ہین۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصیب۔ یہان تو فضل کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک یہ آیت ہے۔ اسمین بما کنتم تعملون۔ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عمل سے وارث جنت ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون جس کے اخیر مین ہے۔ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس اس سے معلوم ہوا کہ ایمان سے انسان وارث جنت بنتا ہے۔ تطبیق دینے سے اصل معاملہ کھلتا ہے۔ کہ تینون ضروری ہین۔

نجات تو فضل سے ہے۔ لیکن فضل کا جاذب ہے ایمان ۔ جیسے ہم ایک مکان میں ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ روشنی آئے تو ضرور ہے کہ روشندان کھولیں ۔ روشنی فضل ہے ۔ مگر فضل نہیں آتا۔ جب تک فضل کا جاذب نہ ہو۔ پھر جیسا کسی کا ایمان ہوتا ہے ۔ ویسے ہی اس کے عمل ہوتے ہیں ۔ پس نجات کے لئے ایمان ۔ عمل اور فضل تینوں ضروری ہیں۔

عوجاً ۔ اللہ کی راہ میں شبہات نکالتے ہیں۔ چاہتے ہیں اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے۔ دوسرے معنے یہ ہیں ۔ کہ بعض آدمی جھوٹ بولتا ہے ۔ احکام شریعت کا پابند نہیں ۔ پھر جنت چاہتا ہے گویا ٹیڑھا رہ کر ۔ پھر ان انعامات کا وارث ہونا چاہتا ہے ۔ جو سچے مسلمانوں کے لئے ہیں۔

وعلی الاعراف ۔ اعراف کے متعلق مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے ۔ معتزلہ کہتے ہیں ۔ منزلۃ بین المنزلتین ۔ یعنے دوزخ اور بہشت کے درمیان جگہ ہے ۔ اہل سنت کا یہ خیال نہیں ۔ صوفیوں نے اسے خوب حل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اعراف میں عارف لوگ ہوں گے ۔ جو دوزخیوں بہشتیوں کا تماشہ دیکھ رہے ہوں گے۔

اعراف ۔ کہتے ہیں اونچی جگہ کو ۔ گویا وہ اونچی جگہ پر بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۱۳)

جمعکم ۔ تمہارا مال۔

ماکنتم تستکبرون ۔ وہ جو تمہارے تکبر کا بڑا ذریعہ ہے ۔ خدمتگار ۔ بھائی بند

ادخلوا ۔ داخل ہو ۔ کہنے والے اصحٰب الاعراف ہونگے۔

لاخوف علیکم ۔ سب سے بڑا خوف تو حشر میں ہوگا ۔ جہاں اوّلین و آخرین جمع ہوں گے۔

الذین اتخذوا ۔ یہ کافرین کی تعریف ہے۔

لھواً ۔ جو غافل کردے ۔ ایسا وظیفہ بھی لہو ہے ۔ جس کو پڑھتے پڑھتے لوگ فرض قضا کر دیتے ہیں۔

لعب ۔ جو بے حقیقت ہو ۔ یہ مرض آجکل بہت زور پر ہے ۔ لوگ دین کو بے حقیقت سمجھتے ہیں ۔ کسی حق کے لینے کے لئے وکیل سے مشورہ لیتے ہیں ۔ پہلے یہ دریافت نہیں کر لیتے ۔ کہ شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

ننسٰہم ۔ آج ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔

ینظرون ۔ انتظار کرتے ہیں۔

تاویلہ ۔ بہت سے الفاظ کے قرآن کریم میں اور معنے ہیں ۔ مخلوق میں اور معنے ۔ مثلاً کلمہ کا لفظ ہے اس کے معنے کرتے ہیں لفظ وضع لمعنی مفرد جو محتمل صدق و کذب نہ ہو ۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً ۔ یہاں کلمہ کی صفت عدل فرمائی ہے ۔ لا اصدق کلمۃ قالہا لبید ۔ الا کل شیئٍ ما سوی اللہ باطل

اسی طرح قرآن شریف میں "علم" کے اور معنے ہیں ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ اور عام طور پر علم موجب کبر ہے۔

اسی طرح تاویل کے معنے لوگ ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے کے کرتے ہیں ۔ مگر قرآن کریم میں ۔ انجام ۔ حقیقت ۔ اصلیت کے معنے میں ۔ چنانچہ سورۂ یوسف میں ہے ۔ ہذا تاویل رؤیای ۔ اور ایک جگہ آیا ہے ۔ ولما یأتہم تاویلہ ۔ ایک اور جگہ فرمایا ۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ ۔ یعنی اس کی حقیقت کو ۔ پس یہاں معنے ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں ۔ عذابوں کے نتیجے ظاہر ہوں ۔ مگر جس روز انجام ظاہر ہوگا۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹ء

(رکوع ۱۴)

فی ستۃ ایام ۔ چھ وقتوں میں ۔ ۲۴ گھنٹے کا دن مراد نہیں اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے خوب لکھی ہے ۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے ۔ مثلاً انسان پہلے نطفہ پھر علقہ ۔ پھر مضغہ ۔ پھر لحماً پھر کسونا اللحم عظاماً ۔ ثم انشاناہ خلقاً آخر۔

میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ انگریزوں کو شریعت سے تعلق نہ تھا ۔ مگر انہوں نے بھی تک چھ درجے تکمیل کے لئے رکھے ہیں ۔ زمین کو پہلے درست کرنے ۔ پانی دینے ۔ بیج ڈالتے ہیں ۔ دو دن میں یہ کام ہوا ہے اور چار دن سے بعد بیج اگتا ہے ۔ کل چھ دن ہوئے ۔

قرآن کریم میں یوم بہت معنوں میں آیا ہے ۔ ایک آن ۔ بارہ گھنٹوں سے لے کر سال ہزار سال ۔ پچاس ہزار برس تک کے معنوں میں آیا ہے ۔ مطلق وقت کے معنوں میں بھی جتنے میں وہ واقعہ ہو گیا ۔ جیسے یوم حنین ۔ ذکرہم بایام اللہ۔

استویٰ ۔ کے معنے ہیں ٹھیک ۔ یعنے اس کے تخت سلطنت میں کوئی نقص نہیں پھر تمام کائنات کا وراء الورے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس لئے اس کے معنے علا بھی درست ہیں ۔ بعض نے کہا ہے معنے ظاہر ہیں ۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں ۔ اس کی مثال سنئے جیسے بیٹھنا ۔ اب جیسا جیسا کوئی موصوف ہو ویسے ویسے معنے ہوں گے۔

مثلاً میں بیٹھ گیا ۔ (۲) دیوار بیٹھ گئی (۳) ساہوکار تھا اب بیٹھ گیا ۔ (۴) ہندوستان کے تخت پر یورپ کا بادشاہ بیٹھا ہے ۔ (۵) فلاں شخص کی محبت یا اس کا کلام یا بغض فلاں کے دل میں بیٹھ گیا ۔ یہ سب "بیٹھنے" الگ الگ معنے رکھتے ہیں ۔ پس اسی طرح استویٰ تو عام ہے ۔ مگر اللہ کا استوا ایک خاص شان رکھتا ہے وہ لیس کمثلہ شیئ ہے ۔ پس استوا بھی لیس کمثلہ ہے ۔ خدا کی ہر صفت کا یہی حال ہے۔

حثیثاً ۔ لگاتار ۔ مثلاً یہاں رات آتی ہے تو دوسری بالمقابل جگہ میں صبح کی تیاری ہے اس میں اشارہ ہے ۔ کہ ظلمت کے بعد نور ۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا رہتا ہے

ادعوا۔ تمام صفات کو بیان فرماکر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس زمانہ مین تمہارے لئے دُعا کا میدان وسیع اور خالی ہے۔

(١) بعض خدا کے منکر ہین (٢) بعض خدا کو مانتے ہین۔ مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہین۔ (٣) بعض دعا کے قائل ہین۔ مگر اسباب پرستی مین منہمک ہین۔

پس تم کامل امید۔ کامل یقین۔ کامل مجاہدہ سے دُعا مین لگے رہو۔ اور دعاؤن مین لفظ رب کا بہت استعمال کرو۔

خفیۃ۔ چلتے بیٹھتے بات کرتے کتاب پڑھتے سب حالات مین۔

انہ لا یحب المعتدین۔ ایک شخص نے بلند آواز سے دعا کی۔ تو رسول اکرم نے فرمایا۔ لا تدعون اصم ولا غائباً۔ ایک شخص نے دُعا کی کہ جنت مین ایسے ایسے کوٹھے مجھے دے۔ آپ نے فرمایا۔ جنت مانگو۔ حد سے نہ بڑھو۔

ان رحمۃ اللّٰہ۔ قرب الٰہی کے لئے فضل کی ضرورت ہے۔ [illegible]

پس تم محسن بن جاؤ۔

یرسل الریح۔ زمانہ بعثت نبوت۔ [illegible]

ہو کر باہر نکلتا ہے۔

فلما اً۔ وقت سے۔

مورخہ ١٦۔ اگست ٩ء

(رکوع ١٥)

مالکم من الٰہٖ غیرہ۔ یہ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین

اخاف علیکم۔ اس قوم مین شفقت [illegible] کر ہمدردی ہوتی ہے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف گئے۔ ایک [illegible] کہا۔ مین چند باتین پہنچانی چاہتا ہون اس نے کہا اکیلا کیون سنون سب کو بلاتا ہون اس کے بعد وہ چند بدمعاش اکٹھے کر لایا۔ جنھون نے آپ کو دکھ دیا۔ آپ سر سے پیر تک لہولہان ہوگئے۔ آپ فرماتے ہین۔ بارہ کوس تک مجھے پتہ نہین لگا کہ مین کدہر جاتا ہون ایک فرشتہ نے کہا کہ حکم ہو تو طائف کو تباہ کر دین۔ فرمایا یہ قوم نادان ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ جانتے تو ایسا نہ کرتے امید ہے یہ نہین تو ان کی اولاد مسلمان ہوجائے گی۔ زید بن حارث ساتھ تھے وہ کہتے ہین طائف والون نے بارہ کوس کے بعد پیچھا چھوڑا۔ آگے باغ تھا باوجود مخالفت کے انہون نے اپنے نوکر کے ہاتھ انگور بھیجے۔ جب اس نوکر نے انگور آپ کے آگے رکھے۔ تو آپ نے اللہ کا نام لے کر انگور اٹھایا۔ جس پر اس نے تعجب کیا۔ آپ نے وعظ شروع کیا اس نے کہا ایک یونہ نبی گذرا ہے ہمارے ملک مین فرمایا وہ میرا بھائی تھا۔ اس پر وہ مسلمان ہوا۔

[illegible]

الملاء۔ جو اشراف بنے پھرتے تھے۔

رسول من رب العالمین۔ سارے جہان کے پروردگار نے مجھے منتخب کرکے بھیجا ہے۔ کیا مین گمراہ ہوسکتا ہون۔

مورخہ ١٧۔ اگست ٩ء

(رکوع ١٦)

اعبدوا اللّٰہ۔ ایک تعلیم اپنی اکمل پر ہوتی ہے اور ایک خدا کے حکم کی ماتحت

انبیاء آخر الذکر تعظیم کی تعلیم لاتے ہین۔ کہ ہر حرکت وسکون ہر قول وفعل خدا کے حکم کی ماتحت ہو۔

الملاء۔ ملاء وہ لوگ جن کی بات دل کے اوپر گہرا اثر کرے گویا ان کے کہنے کا اثر پڑے اور رعب پڑ جائے

دنیا مین چار قسم کے لوگ ہین۔ علماء۔ فقرا۔ امرا۔ عوام۔ یہ سب امرا ہی کی ماتحت ہونے مین اور یہی انبیاء کا مخالف گروہ ہے۔

لیس بی سفاہۃ۔ سوائے نبی کے کوئی ایسا نرم جواب نہین دے سکتا۔

مورخہ ١٨۔ اگست ٩ء

(رکوع ١٧)

سورہ اعراف مین نبوۃ کی بحث ہے اور اس بات کے نظائر پیش کئے ہین کہ راستبازون کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ عدن سے لیکر مغربی طرف عرب کے ثمود قوم رہتی تھی جس قدر لوگ انبیاء سے دور چلے جاتے ہین انہین اختلاف بڑھتا جاتا ہے اور جس قدر قریب ہوتے ہین انہین اتفاق ہوتا جاتا ہے مثلاً فلاسفر انہین عجیب عجیب اختلاف ہوتے ہین۔ نبیون مین یہ بات نہین۔ اسی لئے سب کی تعلیم اصولاً ایک ہی ہے۔

اسی واسطے اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہٖ غیرہ۔ ہر نبی کی تعلیم لکھی ہے۔ ہین

تنحتون الجبال۔ اس زمانے مین بھی امیر لوگ گرمیون مین پہاڑون پر چلے جاتے

فعقروا۔ یہ ان کے کفر کا ثبوت ہے۔

عن امر ربھم۔ قرآنی محاورے مین نہی کے معنے امر بھی آجاتی ہے۔ لا تمسوھا بسوءٍ

[illegible]

جٰثمین۔ مرغی جب زمین کرید کر اپنا سینہ رکھدیتی ہے تو اسے جثم کہتے ہین۔

تسئلون الرجال۔ اس کی سزا مین تین باتین فرمائین۔ (١) اس قوم کو ہلاک کردیا (٢) انہا لبسبیل مقیم عذاب دیا۔ پھر عذاب کا نشان قائم کیا (٣) کوئی نہین چاہتا کہ عالی ہو کر سافل بنے۔ مگر اس عذاب کے لئے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا۔

یتطہرون۔ طنزاً کہا۔

مورخہ ٢٠۔ اگست ٩ء

(رکوع ١٨)

فاوفوا الکیل۔ جو سچا خیر خواہ ہو۔ وہ اپنے بھائی کو اس کے عیب پر مطلع کرتا ہے۔

چنانچہ شعیب نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے۔

برتن وہان سے ٹکرایا جاتا ہے۔ جہان کمزوری کا شبہ ہو۔ اسی طرح مومن کو ابتلاء اسی بات مین آتا ہے جسمین وہ کمزور ہو۔

بعد اصلاحہا۔ اب تو مین (شعیب) اصلاح کے لئے آچکا۔ اب تو فساد مین تم معذور نہین سمجھے جاسکتے۔

یہان پارہ ہشتم کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للّٰہ

مختلف نوٹ

(نوشتہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر اکونی)

ہم تیار ہین پرکاش لکھتا ہے کہ قرآن اور پالٹیکس کے متعلق "اب تک کسی اسلامی اخبار نے کچھ جواب نہین دیا" ہم لالہ دینا ناتھ صاحب کو یقین دلاتے ہین کہ جواب تو کیا آپ "آریہ سماج اور پالٹیکس پر" بھی دھوان دھار مضمون دیکھین گے انشاء اللہ لالہ صاحب آپ نے میورا اور دوسرے متعصب عیسائی مورخین کی کاسہ لیسی کی ہے گھر سے کچھ نہین لیا نور افشان اور تم ملت واحد ہو۔ اسلام کی دشمنی دونون کو ورثہ مین ملی ہے۔ احمدی تمہاری سرکوبی کیواسطے ہر وقت تیار ہین صرف انتظار ہے کہ تمہارا خاتمہ کب ہوتا ہے۔ سردست آپ اور آپکے ہم مشرب ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی مین جو مضمون زیر عنوان اشاعت اسلام شائع ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرما دین۔ ہان "...

دیانندی پالٹیکس (یعنی بگلا۔ خرگوش۔ چیتہ و شیر وغیرہ کا بہروپ بھرکر اور موقعہ پاکر دشمن کو دھوکہ دینا) سے قرآن کی تعلیم پاک اور بالاتر ہے۔

(بدر) آپ ناحق تکلیف کرتے ہین ان لوگون کی غرض اگر احقاق حق کی ہوتی تو مین نے فیصلہ کی ایک نہائت آسان راہ پیش کی تھی کہ تم پالٹیکس کی تعریف کرو اس کے بعد یا تو ہم مان لین گے کہ اسلام مین پالٹیکس ہے یا اس کی تردید کرینگے مگر آریہ لٹریچر کچھ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کسی کو متانت و تہذیب کے ساتھ اب جواب دینے سے معذور ہو چلے مین جیسا کہ مین نے تجربہ کیا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ انسان کی تعریف کیا ہے یہ انسان کی حقیقت سے بے خبر مختلف جنگلون سے ادھر ادھر ہڈیان اکٹھی کرکے دکھلاتے ہین اور کہتے ہین سمجھے ؟

سات مہاشے بڑے گھر مین ہمارے ناظرین دہلی کے بدزبان آریہ ہری سنگہ کی سزا کا حال تو پڑھ ہی چکے ہین اب فیروزآباد ضلع آگرہ مین آریون نے اذ بلوہ کیا اور اینٹ پتھر پھینکے۔ ایسی عدالت نے سات مہاشون کو سر دست ایک ماہ کے لئے بڑے گھر کی سیر کرائی ہے اور ... روپیہ فی کس جرمانہ کیا ہے۔ مسافر آگرہ کو مبارک!

آریو! اسلام لاؤ۔ تہذیب سے کام لو۔

مسافر بھول گیا مسافر آگرہ ۸ ستمبر لکھتا ہے (۱) پرماتما نے جو سب کا مالک اور خالق ہے ملک تبت مین چار رشی پیدا کئے (۲) بعدہٗ ان کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک آریہ اخبار پرماتما کو مالک اور خالق ماننے کا اقرار کرتا ہے ہمارے خیال مین چونکہ آریہ اور دہریہ مین کوئی فرق نہین اس لئے جس طرح دہریہ فطرت سے مجبور ہو کر کبھی خدا کا نام لے بیٹھتا ہے اسی طرح مسافر نے بھی بھول کر ایسا لکھدیا ہے ورنہ شدھ چیتن دیانند کے چیلون سے یہ امید کہان۔ ان پرماتما مالک خالق تو اسلام نے ہی سکھا دیا ہے۔ البتہ میان مسافر یہ بتلاتے جائیے کہ ان چار رشیون کے اولاد کیون کر پیدا ہونی شروع ہوئی۔ ہمارا قیاس ہے کہ پنڈت دیانند صاحب بقول منشی رام جگیاسو ارتھ انرتھ کر گئے اور چار رشی دو مرد اور دو عورتین ہونگی یا انہین مرد و عورت دونون کے خواص ہون گے۔

داماد کی عزت ہمعصر راجپوت گزٹ حضرت جلال الدین اکبر شہنشاہ غازی کی نسبت لکھتا ہے "اکبر فتنہ انگیز زانی۔ حرامکار۔ بد اخلاق تھا۔ اکبر کی شرمناک بزدلانہ اور اخلاق سے گری ہوئی حکمت عملی اور چالبازی کا پردہ کھولدیا ہے جبباطن بادشاہ مین تیری بے دینی اور شرارت سے آگاہ ہو گئی ہون۔ اللہ اللہ جس کو شوق سے لڑکیان دین جس نے غلام زادون کو ہفت ہزاری اور دیوان تک کے عہدون تک پہونچایا اس سے خوب سلوک کیا رحم کا خوب پاس کیا اور منصف بادشاہ کی یہ ہتک کی گورنمنٹ برطانیہ ان سپاہی بہادرون سے کیا امید رکھ سکتی ہے۔ لارڈ کرزن بہادر نے جھوٹ کی سند دراصل انہی سمدھاؤن کو دی تھی باقی ایشیا والے تو یونہی بدنام ہوتے۔

لنگوٹ بند آدمی بنادئے مسافر آگرہ کو اعتبار سوجھا ہے کہ ہندوستان مین مسلمانون کے قدم کو منحوس ٹھہراتا ہے ہم اس کو ہوش مین لانے کے لئے بتلاتے ہین کہ مولانا شبلی نعمانی نے پیسہ اخبار مین ایک مضمون ہندوستان کے تمدن پر اسلام کا اثر کے عنوان سے شائع کیا ہے جسمین آپنے ثابت فرمایا ہے کہ آریون کے باپ دادا کے پاس دھوتی سادھو پنجا لنگوٹہ۔ پتون پر کھانا ننگے پاؤن پھرنا ہی تھا مسلمان آئے تو مفصلہ ذیل ترقیات ہوئین (۱) درختون کو پیوند لگایا گیا (۲) چودہ قسم کے بڑے بڑے اور مختلف چھوٹے خوشبودار میوہ دار مفید درخت لگائے گئے (۳) چودہ قسم کے پھول (۵) باغون مین خیابان بندی وغیرہ (۶) ریشمی پارچات ۲۵ قسم (۷) سوتی ۱۷ قسم (۸) شال سات رنگ (۹) آرائش پارچات ۸ طرحکی (۱۰) ایکہزار کارخانجات شال لاہور مین (۱۱) بندوبست واقسام زمین (جو امیر فتح اللہ شیرازی کے مشورہ سے ہوا) (۱۲) افزائش نسل و ترقی حیوانات کے لئے سانڈ (۱۳) نئے جانور ... گئے (۱۴) چڑیا گھر بنائے گئے (۱۵) آتشین گیند گل کی چکیان اور عجیب و غریب حوض (۱۶) توپ کی مختلف قسمین (۱۷) گھوڑے کا ساز ۱۴ قسم (۱۸) گھوڑون کی تربیت کے لئے ۱۷ عہدیدار (۱۹) پہننے اوڑھنے کے کپڑے ۱۸ طرز کے (۲۰) انواع و اقسام کے کھلنے زیورات اور آرائش لباس (۲۱) خس کی ٹٹی اور پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنا (۲۲) لطیفہ گوئی اور فن مصوری (۲۳) روشن و ہوادار بلند مکانات وغیرہ۔ مسٹر نویدتا نے لکھنؤ مین ایک لیکچر دیا تھا اور اس مین تبلایا تھا کہ وہ ایسی برکتین ہین جو مسلمانون کے وجود سے ہند کو میسر آئی ہین۔ میان مسافر ہوش کرو۔ اور اب تبلاؤ کہ اسلام نے کیا کیا"

مدینۃ المسیح جمعہ سے پہلا روزہ شروع ہے مسجد اقصیٰ مین حافظ محمد روشن علی صاحب پہلی رات کو اور مسجد مبارک مین حافظ جمال احمد صاحب پچھلی رات تین بجے پارہ سوا پارہ قرآن سناتے ہین۔ گویا قرآن سننے کے لئے تہجد کی نماز کو باجماعت پڑھ لیا جاتا ہے۔ میر ناصر نواب صاحب اپنے مجوزہ امور کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہین۔

نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے اہل بیت کے رانچی چلے گئے ہین۔ ناسازی طبیعت کی وجہ سے بحری آب و ہوا کی ضرورت تھی۔

ایک رعائت ماہ رمضان المبارک مین میان محمد نور الدین گوریکی ضلع گجرات کو نام مد خواستین بھیجنے والے ظہور المسیح بجائے چہ آنے کے ۳ آنہ مین لے سکتے ہین۔

براہین احمدیہ پھر موقعہ نہ ملے گا جس نے ۶ پر منگوانی ہو جلد منگوا لین۔

العزیز علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک تحقیق الادیان۔ دنیا کے مذاہب پر نظر۔ قیمت فی جلد ۸ قاعدہ عربی اسکے پڑھنے سے بچہ تین ماہ مین قران کریم کو پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ قاعدہ اُردو۔ جدید ترتیب۔ قیمتہ ۱ معجون محی۔ دافع نزلہ زکام۔ کھانسی نئی پرانی۔ سل۔ دق ہو بلیل قیمت چالیس خوراک ۸۔ المشتہر مینیجر العزیز بٹالہ۔ گورداسپور

خطبہ نکاح ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو

دفتر اخبار سے خرید کرو

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۲ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶ر

البرکات الصحیحہ ۔ پنجابی نظم مین دلچسپ ۔ قیمت ار

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی ۔ قیمت ۳ر

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ ۔ قیمت ۲ر

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ ۔ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲ر

شری نہ کلنک درشن ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۸ر

کرشن لیلا لیکھرام کی ہلاکت ۔ قیمت ۸ر

سیر پرند ۔ تمام شکاریکے پرندون کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر قیمت عہ بجائے عہ کے ۔

الاستخلاف ۔ شیعون کا رد ۔ قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین قیمت ۳ر

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوائین

یاقوت ۔ مرجان ۔ مروارید ۔ کہربا ۔ کستوری ۔ جدوار ۔ فولاد ۔ زعفران ۔ ریگ ماہی اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے ۔ دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے ۔ جسم کے مادون کی مصفی دماغ ۔ نخاع اعصاب اور قلت کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعویٰ رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے ۔ ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے ۔ فی زمانہ بے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر مؤثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے ۔ قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے (للعہ)

المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نولکھا لاہور

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بہت مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ ۔ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین ۔ (حمائل شریف معرا) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد معری کاغذ قیمت اصلی عہ رعایتی ۹ر ۔ سفید کاغذ عہ رعایتی ۸ر

(حمائل شریف مترجم اردو) نہایت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد اصلی قیمت عا رعایتی عہ ۔ (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد ۔ قیمت اصلی عہ ۔ رعایتی عہ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلےٰ درجہ کا ۔ ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی عا ۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان کو

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہوجاتے ہین کہ فلان آیۃ قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمیٰ بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تہی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تہی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کردیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے قیمت عہ ۔ رعایتی ۱۲ر

سنن ابی داؤد معہ شرح عون المعبود قیمت اصلی للعہ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین ۔ قیمت اصلی ے رعایتی عہ

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت ے رعایتی عہ

ایضاً پارہ تبارک ۔ قیمت اصلی عہ ۔ رعایتی ۹ر

ایضاً پارہ عم ۔ قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ر

کبیری شرح منیۃ المصلی ۔ قیمت اصلی ے رعایتی عہ

تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی عہ رعایتی ۹ر

درخواستین بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار رہیگا ۔ اور اخبار کا حوالہ ضرور دین ۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین ۔ نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین ۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے ۔ اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے ۔

قیمت سرمہ قسم اول ے ۔ دوم عہ ۔ سوم عہ ۔ فی تولہ ۔

قیمت ممیرا قسم اول عہ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین ۔ قسم دوم ۔ ے ۔ اگر اصلی نہ ہو ۔ تو واپس کرکے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری ۔ زری ریشمی ۔ سادہ ۔ سوتی ۔ زرد ۔ سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی و افسری و سفید ٹیکہ تسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ دو روپیہ سے لیکر عہ روپے تک کی موجود ہین ۔ اور کلاہ و ٹوپی ۔ رومی ۔ زری ۔ سادہ ہر قسم میرے پاس موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا ۔

المشتہر

احمد نور ۔ کابلی ۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب ۔